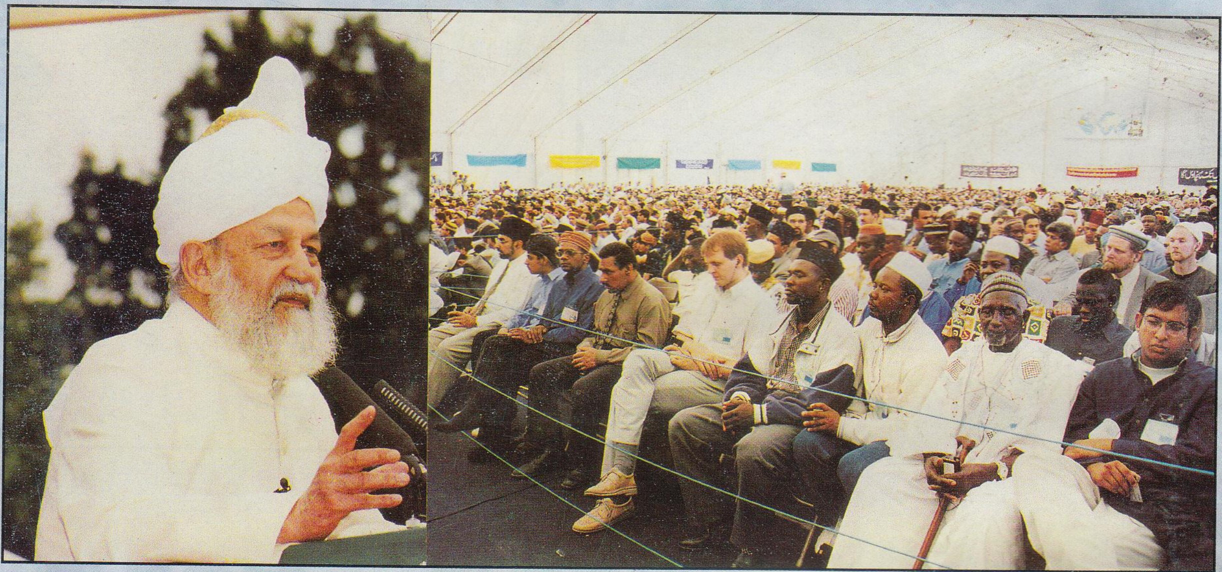
جلسہ سالانہ انگلستان : منعقدہ ۲۸-۲۹-۳۰ جولائی ۲۰۰۰ء بمقام ٹلفورڈ - اسلام آباد (لندن)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطاب فرما رہے ہیں



ماہنامہ

انصار اللہ

دسمبر ۲۰۰۰ء

ایڈیٹر

نصر اللہ خان ناصر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود......کا ایک تاریخی خطبہ

''حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل......کا عشق اور رنگ کا تھا تو مولوی صاحب کا اور رنگ کا''

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی......کے چچازاد چوہدری فضل حق صاحب کی بیٹی کی تقریب نکاح پر سیرت رفقاء کا حسین تذکرہ

سیدی ایدکم اللہ بنصرہ العزیز السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ عزیز صلاح الدین حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے حالات جمع کر رہا ہے۔ حضرت میر صاحب، حضرت پیر صاحب کو میں نے حالات لکھوائے ہیں اس کا منشاء حضور کی خدمت میں عرض کرنے کا تھا کہ حضور بھی کوئی بات تبرکاً لکھ دیں اس عرصہ میں حضور نے چوہدری فضل حق صاحب کی لڑکی کے نکاح پر خطبہ دیا۔ چونکہ محکمہ زودنویسی نے نوٹ نہیں کیا تھا عزیز نے لکھا ہے کہ اگر حضور از راہ کرم درست فرمادیں تو بہت مہربانی ہوگی۔

والسلام۔ خاکسار۔ محمد اسحاق سیالکوٹی ۴۵-۶-۲۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ملک رشید احمد صاحب پسر ملک عزیز احمد صاحب کے نکاح کا دختر چوہدری فضل حق صاحب کے ساتھ اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ

میں نے کہا ہوا ہے کہ میں نکاحوں کا اعلان نہیں کیا کروں گا سوائے اس کے کہ کوئی خصوصیت ہو۔ چوہدری فضل حق صاحب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے چچا زاد بھائی ہیں گویا کہ مولوی صاحب کی بھتیجی کا نکاح ہے۔ مولوی صاحب کا جو تعلق سلسلہ سے ہے اسے جماعت بھلا نہیں سکتی۔ (البیت) مبارک کے پرانے حصہ کی اینٹیں اب بھی ان کی زوردار تقریروں سے گونج رہی ہیں۔ حضرت خلیفہ اوّل کا عشق اور رنگ کا تھا تو مولوی صاحب کا عشق اور رنگ کا۔ لیکن جہاں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کا تعلق ہے مولوی صاحب بشمولیت حضرت خلیفہ اوّل جماعت میں اوّل ترین شخص ہیں جنہوں نے اس کی وضاحت کی اور زوردار الفاظ سے وضاحت کرتے رہے۔ گو پیغامیوں سے جو بحثیں اب ہوتی ہیں وہ بعد کی پیدا شدہ ہیں لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے نورِ فراست نے اس فتنہ کو پہلے ہی بھانپ لیا تھا اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کو اچھی طرح واضح کیا۔ حضرت مولوی صاحب ایک برہنہ تلوار تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دفعہ میں باہر آیا ان دنوں سید میر مہدی حسین صاحب حضرت صاحب کی ڈیوڑھی پر ہوتے تھے انہوں نے مجھے کہا کہ مبارک ہو بہت بڑی خوشخبری ہے۔ میں نے دریافت کیا، کیا بات ہے...... انہوں نے مجھے بٹھا لیا اور چراغ الدین جموں کا اشتہار مزے لے لے کر سنایا۔ مجھے اس وقت

معلوم ہوتا تھا کہ اس کی باتیں حقیقت سے بعید ہیں۔ میں انکار کرتا تھا وہ مجھے کہتے تھے۔ نہ میاں توبہ کریں ایسی بات نہ کہیں۔ سلسلہ کی ترقی کیلئے بہت بڑا نشان ظاہر ہوا ہے۔ میر صاحب عمر میں مجھ سے بڑے تھے میں ان کی باتیں سنتا رہا۔ لیکن خیال کرتا تھا کہ جن لوگوں نے قربانیاں کیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں ہمیشہ رہے ہیں۔ ان میں سے کوئی فرشتہ نہ بنا اور یہ شخص فوراً بن گیا لیکن اس نے ایک چالا کی کی تھی کہ مسیح موعود علیہ السلام کے دو فرشتوں میں سے ایک حضرت خلیفہ اوّل کو قرار دیا تھا۔ پہلے بھی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا لیکن اس دن سے تعہد کے ساتھ جان گیا تھا اس بات کی حقیقت معلوم کرسکوں۔ میں نے دیکھا کہ چراغ الدین کا دوسرا یا تیسرا اشتہار پہنچا.......... اس دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمیں تو اس اشتہار سے منافقت کی بُو آتی ہے۔ کوئی تھوڑا بہت الہام ہوا ہوگا کہ اس نے اس کی وجہ سے آگے بڑھنے کی کوشش کی ہے حضرت صاحب کا یہ کہنا تھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب نے زور سے کہا الحمدللہ مرحبا جزاک اللہ حضور نہ بولتے تو میرا پیٹ پھٹ ہی جاتا میں نے دبایا ہوا تھا۔

مولوی صاحب میں یکرنگی پیدا ہوگئی تھی گویا کہ کوئی دوسرا رنگ رہا ہی نہیں تھا۔ حق بات کہنے میں کسی سے خائف نہیں ہوتے تھے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی تفسیر سنانی شروع کی۔ ...... مولوی عبدالکریم صاحب کہتے تھے کہ ہم تو قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سننے آئے تھے ہمیں اپنی باتیں سناتا ہے اور حضرت صاحب کی باتوں سے محروم رکھتا تھا۔ حضرت خلیفہ اوّل نے بھی قربانیاں کیں لیکن آپ نے کامیابیوں کا زمانہ بھی دیکھا اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے صرف قربانیاں ہی کیں اور شہید ہوئے اور کامیابیوں کا زمانہ دیکھنے کا موقع نہ ملا۔

حضرت مولوی عبدالکریم کے تعلق کی وجہ سے نہ صرف اس خاندان کے لئے بلکہ ساری جماعت کے لئے خوشی کا موقعہ ہے۔ دوسری طرف لڑکا اس خاندان سے ہے جو حضرت خلیفہ اوّل ...... کے رشتہ دار ہیں۔ حضرت خلیفہ اوّل ...... نے ان کے خاندان میں دودھ پیا ہے۔

ماہِ دسمبر، **وقفِ جدید** کے مالی سال کا آخری مہینہ ہے۔ اور یہی وہ وقت / موقع ہے کہ تمام انصار بھائی اپنے ابتدائی وعدہ اور تاحال ادائیگی کا جائزہ لیکر اپنی حیثیت اور مالی وسعت سے ہم آہنگ کریں۔ اور اپنی اس ذمہ داری کو جلد از جلد پورا کریں تاکہ ۲۱ ویں صدی کے پہلے سال کے آغاز پر جب **وقفِ جدید** کے نئے سال کا اعلان ہو تو ہمیں یہ خوشخبری ملے کہ پاکستان نے وقفِ جدید میں اپنی سابقہ حیثیت برقرار رکھی ہے۔

انصار احباب ماہ رواں میں مالی قربانی کے معیار کو اتنا بلند کریں کہ ۲۰ ویں صدی کا آخری سال ۲۰۰۰ء ایک عہد ساز سال قرار پائے۔ آمین

(قیادتِ وقفِ جدید۔ مجلس انصاراللہ پاکستان)

(قسط ہفتم)

بہاء اللہ کی مسیحیت؟

تحریر: مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب

ماہ نومبر کے مضمون کے شروع میں ذکر کیا گیا تھا کہ بہائی مضمون نگار کا بہاء اللہ کی مسیحیت کے حوالہ سے پیشکردہ مواد تین اقسام پر مشتمل ہے۔ جو یہ ہیں:۔

۱۔ صریحاً جعلی اور فرضی حوالہ جات جن کا حقیقت اور صداقت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

۲۔ احادیث اور دیگر عبارات کی غلط توجیہات اور غیر معقول تعبیرات۔

۳۔ اپنے موقف میں تضادات اور الجھاؤ ایسا کہ ''کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی'' کے مصداق ہیں۔

مسیحیت کے مزعومہ دعویٰ کا تجزیہ: مذکورہ امور پر بالترتیب تبصرہ و تجزیہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے۔ جس سے ہر طرح عیاں اور واضح ہو جائے گا کہ بہاء اللہ بیچارے کو ان کے مزعومہ ''عرش اُلوہیت'' سے اتار کر مسیحیت کے کڑے میدان میں گرانے والے بہائی علماء ان سے انصاف نہیں کر رہے۔ اگر بہاء اللہ زندہ ہوتے۔ تو ان کی فرضی مسیحیت کا پرچار کرنے والوں کا لازماً مؤاخذہ کرتے۔ جو مزے ''عرشِ اُلوہیت'' کے جناب بہاء اللہ اڑانے کے ''عادی'' تھے۔ وہ مسیحیت کی سیاحت میں کہاں؟ ملاحظہ ہو جناب بہاء اللہ کا فرمان!

''لا الہ الا انا المسجون الفرید'' ترجمہ۔ یعنی مجھ منفرد قسم کے قیدی معبود کے سوا اور کوئی معبود نہیں''

بہاء اللہ جیل میں بطور قیدی ہوں اور دعویٰ یہ ہو کہ قید میں جکڑا ہوا معبود آج تک دنیا کو نصیب نہیں ہوا۔ یہ صرف میں ہی دنیا میں منفرد اور بے مثال الٰہ ہوں۔ گویا فرماتے ہیں کہ میرے سوا کوئی ایسا خدا دکھاؤ تو سہی جو جیل کی کال کوٹھڑیوں میں اور متعفن تاریکی میں شب و روز پڑا گل سڑ رہا ہو ایسا خدا صرف میں (بہاء اللہ) ہی ہوں اس لئے الفرید یعنی منفرد اور یکتا ہوں۔ بلاشبہ ایسے الٰہ یا معبود کا تصور بہاء اللہ سے قبل اور تا قیامت کبھی انسانی ذہن میں نہیں آیا اور نہ آ سکتا ہے۔ کہ جیل کی تنگ و تاریک بدبودار کوٹھڑی میں پابند سلاسل بیچارا مدعی پڑا ہو اور دعوی اُلوہیت رکھتا ہو۔ بہائیوں کو ایسا الٰہ مبارک ہو! انہیں چاہئے کہ الوہیت کو مسیحیت میں نہ جکڑیں۔

مندرجہ بالا پہلی قسم کے مواد کا تعلق جعلی اور فرضی حوالہ جات سے ہے۔ اس کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

پہلا جھوٹ: سب سے زیادہ وقیع اور اہم حوالہ بہائیوں کی بنیادی شرعی کتاب الاقدس کا ہو سکتا تھا۔ چنانچہ بہائی مضمون نگار نے اقدس کی آیت ۷۴ سے بہاء اللہ کے دعویٰ مسیحیت کو پیش کیا ہے۔ لیکن جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے

کہ الاقدس کی آیت ۴۷ کا حوالہ صریحاً غلط بیانی اور جھوٹ ہے۔ کیونکہ مذکورہ عبارت اقدس کی آیت ۴۷ میں موجود نہیں اور یہ محض بناوٹی عبارت ہے۔ جو اقدس کی طرف منسوب اور بطور آیت ۴۷ لکھ دی گئی ہے۔

دوسرا جھوٹ: بہائی مضمون نگار لکھتے ہیں۔

''مرزا غلام احمدؐ قادیانی نے اپنی کتاب ''البلاغ'' میں جس کا دوسرا نام ''فریاد درد'' ہے اپنے وسیع مطالعہ کا ذکر کرتے ہوئے مختلف علوم کی کتب کی طویل فہرست دی ہے جن کا مطالعہ وہ کر چکے تھے۔ جن مذاہب کی کتب کا مطالعہ کیا تھا۔ ان کے نام دیتے ہوئے لکھتے ہیں ''کتب مذہب بابی'' پڑھ چکا ہوں.........''

بہائی مضمون نگار نے صریحاً جھوٹ اور غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے ہرگز یہ کہیں بھی نہیں لکھا کہ ہزاروں کی تعداد میں موجود کتب کا وہ ''مطالعہ کر چکے ہیں'' اور نہ ہی آپ نے یہ لکھا ہے کہ کہ ''کتب مذہب بابی'' پڑھ چکا ہوں۔ یہ مضمون نگار کی چالاکی ہے اور اصل حقیقت یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب اس مضمون کو بیان فرما رہے ہیں کہ مناظرہ، مباحثہ یا مباہلہ وغیرہ کے لئے بعض ضروری شرائط ہیں۔ ان شرائط میں ایک یہ شرط بیان فرمائی کہ مناظرہ یا مباحثہ کرنے والے کے پاس مناسب کتب کا ذخیرہ ہونا بھی ضروری ہے۔ تا کہ عندالضرورت ضروری حوالہ جات کی تصدیق یا استفادہ میں دقت پیش نہ آئے اور اس غرض سے حضرت مرزا صاحب نے یہ اظہار فرمایا ہے کہ میرے پاس بہت سی کتب ذاتی کے علاوہ حکیم مولانا نورالدین صاحب کی لائبریری بھی موجود ہے اور اپنی ذاتی اور حکیم مولانا نورالدین صاحب کی کتب کی عمومی فہرست درج فرمائی ہے کہ گویا یہ کتب ہمارے پاس اور ہماری دسترس میں موجود ہیں۔ لیکن حضرت مرزا صاحب نے ہرگز یہ نہیں لکھا کہ ان جملہ کتب کا مطالعہ کر چکے ہیں یہ بہائی مضمون نگار کی جعلسازی ہے۔ کسی شخص کے تصرف میں سینکڑوں نہیں ہزاروں کتب کا موجود ہونا بالکل جدا امر ہے اور کسی کا ان ہزاروں کتب کا پورا مطالعہ کر لینا بالکل الگ حقیقت ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے ہزاروں کتب کی موجودگی کا ذکر ضرور فرمایا ہے۔ لیکن ان جملہ کتب کا مطالعہ کر چکنے کا اقرار حضرت مرزا صاحب نے ہرگز نہیں فرمایا اور ان کتب کی موجودگی کا پس منظر بھی صرف یہی ہے کہ کتب وافر تعداد میں تصرف اور قبضہ میں ہونی ضروری ہیں۔ ہزاروں کتب کی لائبریری کا بالاستیعاب مطالعہ کا معاملہ بالکل جدا امر ہے۔ کاش بہائی مضمون نگار اتنی سیدھی سی بات سمجھ سکیں۔

باقی رہا۔ حضرت مرزا صاحب کا یہ اظہار کہ ''کتب مذہب بابی'' پڑھ چکا ہوں۔ یہ بھی بہائی مضمون نگار کی مزید چالاکی نہیں بلکہ صریحاً الزام تراشی ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے سینکڑوں ہزاروں کتب کی جو فہرست اپنی کتاب میں درج فرمائی ہے۔ اس میں ''کتب دیگر مذاہب'' کے تحت ''کتب مذہب بابی'' ضرور لکھا ہے۔ لیکن یہ ہرگز نہیں لکھا کہ ''کتب مذہبی بابی'' پڑھ چکا ہوں۔ ''پڑھ چکا ہوں'' کے الفاظ بہائی مضمون نگار نے صریحاً افتراء کرتے ہوئے حضرت مرزا صاحب کی طرف منسوب کئے ہیں۔ تعجب ہے کہ بہائی مذہب کس قدر کذب وافتراء کا محتاج بنا دیا گیا ہے۔ مضمون

نگار نے خود اپنی طرف سے یہ فقرہ لکھ دیا ہے کہ ''کتب مذہب بابی پڑھ چکا ہوں'' اور پھر اپنے ہی مفروضہ کو بنیاد بنا کر یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ''یہ اس بات کا اعتراف ہے کہ آپ نے بابی مذہب کی کتب کا مطالعہ کیا تھا اور جانتے تھے کہ ۱۸۴۴ء میں امام مہدی اور ۱۸۵۲ء میں مسیح موعود کا ظہور ایران میں ہو چکا تھا''۔

قارئین کرام! یہاں پہنچ کر بہائی مضمون نگار کے یکے بعد دیگرے جھوٹ پر جھوٹ لکھنے کی اصل مجبوری سامنے آ گئی ہے کہ وہ حضرت مرزا صاحب کے اس اظہار کو غلط ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

آپ فرماتے ہیں کہ ''اس زمانہ میں بجز اس عاجز کے کسی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا''۔

حضرت مرزا صاحب کی اس تحریر پر بہائی مضمون نگار لکھتے ہیں ''حالانکہ اس سے چالیس سال پہلے ۱۸۵۲ء میں مرزا حسین علی بہاء اللہ کا ایران میں مسیح موعود کی حیثیت سے ظہور ہو چکا تھا''۔

قارئین! بہائی مضمون نگار خود اپنے تحریر کردہ سیاق وسباق کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے جو کچھ جی میں آئے لکھتے جاتے ہیں۔ اب انہیں کون اور کس طرح یاد دلائے کہ چالیس سال پہلے ۱۸۵۲ء میں بہاء اللہ کے دعویٰ مسیحیت کی تردید اور واضح تغلیط خود کر چکے ہیں۔ چنانچہ ان کے اپنے تحریر کردہ الفاظ ملاحظہ فرمائیں جن میں انہوں نے کھلا اقرار کیا ہے کہ ''۱۸۶۳ء میں بغداد کے باغ رضوان میں اپنے مسیح ہونے کا کھلم کھلا اعلان......اس سے پہلے مسیح کی حیثیت سے آپ نے اعلان نہیں فرمایا تھا''۔

پھر بہائی مضمون نگار کو یہ بھی تسلیم ہے کہ بہاء اللہ کی مسیحیت کا اظہار ''الاقدس'' کی آیت ۴۷ کے ذریعہ ہوا۔ گو یہ آیت والا معاملہ صریحاً بے بنیاد ہے۔ لیکن اتنا تو بہائی مضمون نگار کو تسلیم ہے کہ اقدس ۱۸۷۳ء میں لکھی گئی۔ گویا اس سے قبل بہاء اللہ کی مسیحیت موجود نہ تھی۔ پھر حضرت مرزا صاحب کی تحریر پر اعتراض کرنے کیلئے بہائی مضمون نگار کا یہ لکھنا کہ چالیس سال قبل بہاء اللہ کا ایران میں مسیح موعود کی حیثیت سے ظہور ہو چکا تھا' محض مفروضہ ہے اور مضمون نگار کی اپنی تحریرات ہی اس مفروضہ کی تغلیط کے لئے کافی ہیں کیونکہ ایک تحریر کے مطابق ۱۸۶۳ء سے قبل اور دوسری تحریر کے مطابق ۱۸۷۳ء سے قبل بہاء اللہ کا دعویٰ مسیحیت نہ تھا اور اگر بہائی مضمون نگار کی یہ دونوں باتیں درست ہیں تو ۱۸۹۲ء میں بہاء اللہ کے دعویٰ مسیحیت پر چالیس سال کا عرصہ کیسے بن گیا اور قصیدہ کے الفاظ ؎

تا چہل سال اے برادر من	دور آں شہسوار مے بینم

کے مصداق بہاء اللہ کیسے قرار دیئے جا رہے ہیں۔

باقی رہا یہ معاملہ کہ حضرت مرزا صاحب نے بابی مذہب کی کتب موجود ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ تو اس سے بہائی مضمون نگار کو اپنے بودے پن اور بے دلیل مؤقف کی کسی طرح بھی تائید یا حمایت نہیں مل سکتی۔ کیونکہ

ا: بابی مذہب اور بہائی مذہب الگ الگ ہیں۔ ب: بابی مذہب کو بہائی مذہب نے منسوخ کر دیا تھا۔

ج: بابی مذہب کی کتب میں بہاء اللہ کے دعویٰ مسیحیت کا تذکرہ ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ بابی مذہب باب کی موت کے ساتھ ہی ایک لحاظ سے اپنے انجام کو پہنچ گیا تھا اور رہی سہی کسر بہاء اللہ نے اپنے اختیارات کے ساتھ بابی مذہب کو منسوخ کر کے پوری کر دی تھی۔

د: اندریں صورت اگر بابی مذہب کی کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مطالعہ کی بھی ہوں تو وہ کتب بہاء اللہ کے دعویٰ مسیحیت کے ذکر سے کلیۃً خالی تھیں کیونکہ بہاء اللہ نے اگر ۱۸۷۳ء میں دعویٰ مسیحیت کیا بھی ہو تو باب کی وفات ۱۸۵۰ء میں ہو چکی تھی اس لئے باب کی کتب میں بہاء اللہ کا دعویٰ مسیحیت پایا جانا ممکن نہیں ٹھہرتا۔

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ بہاء اللہ کا دعویٰ مسیحیت ایک مفروضہ ہے اور بہائی مضمون نگار کے پیش کردہ حوالہ جات بوجہ فرضی اور جعلی ہونے کے ناقابل تسلیم ٹھہرتے ہیں۔

تیسرا جھوٹ: بہائی مضمون نگار نے لکھا ہے کہ:۔

''احمدی اخبار ''الحکم'' نے خود بھی حضرت بہاء اللہ کے سال ظہور اور سال صعود کی گواہی دیتے ہوئے لکھا ہے۔ ''بہاء اللہ جس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ۱۲۶۹ھ / ۱۸۵۲ء میں کیا۔ وہ ۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۲ء تک زندہ رہا اور آخر دم تک اس دعوے پر قائم رہا اور اپنے تئیں مہبطِ روحِ الٰہی بتاتا رہا''۔

اصل حقیقت: قارئین کرام بہائیت کی تمام تر بنیاد جھوٹ پر ہے۔ اس کا مزید ثبوت مندرجہ بالا تحریر ہے جس کو بہائی مضمون نگار نے ''الحکم'' احمدی اخبار کے حوالہ سے پیش کیا ہے۔ یہ عبارت بلاشبہ ''الحکم'' اخبار میں موجود ہے۔ (معمولی لفظی فرق کے ساتھ) لیکن بہائی مضمون نگار نے اس عبارت کو بھی جھوٹ کا لبادہ پہنا دیا ہے۔ کیونکہ یہ الفاظ ''الحکم'' کے مضمون کا حصہ نہیں بلکہ کسی شخص کے سوال میں درج ہیں اور سوال کے آخری الفاظ بہائی مضمون نگار نے حذف کر دیئے ہیں تا کہ سوال کی طرف ذہن نہ جائے۔ آخری فقرہ مکمل ''الحکم'' میں یوں درج ہے۔

''..........اور اپنے تئیں مہبط روح الٰہی بتاتا رہا۔ کیا وہ مفتری اور کاذب نہ تھا''

آخری الفاظ ''کیا وہ مفتری اور کاذب نہ تھا'' حذف کر کے بہائی مضمون نگار نے جہاں صاف اور واضح خیانت کی ہے۔ وہاں کسی غیر معروف شخص کے سوال کا انداز تبدیل کر کے اسے احمدیہ اخبار ''الحکم'' کی ''گواہی'' بنا کر پیش کیا ہے۔ کیا بہاء اللہ شریعت اسلامیہ کو منسوخ کر کے ایسے تقویٰ کی تعلیم لائے تھے جس کے نمونے قارئین ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ قارئین جانتے ہیں کہ سوال کا نفس مضمون تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ وہ کسی شخص کا مسلک یا مؤقف نہیں ہو سکتا۔ ہاں جواب میں جو مؤقف اختیار کیا جائے اس کا جواب دینے والا پابند ہو سکتا ہے۔ ایک مثال سے مضمون واضح ہو سکتا ہے کہ ایک شخص سوال پوچھتا ہے۔ ''کیا خدا موجود نہیں؟'' اب اگر کوئی بہائی مضمون نگار ''کیا'' کا لفظ حذف کر کے شور مچا

دے کہ لوگو دیکھ لو! ثابت ہو گیا کہ ''خدا موجود نہیں'' تو ایسا اندازِ استدلال بہائی دنیا کو مبارک ہو۔ بہائیوں کے مزعومہ مسیح کی مسیحائی کیسے ''دلائل'' کی محتاج نکلی! بہائی حضرات اس حقیقت کو سمجھنے سے یکسر قاصر ہیں کہ مہدویت اور مسیحیت کا مقام محض خدا تعالیٰ کی عطا ہے۔ کوئی شخص اپنی تمنا یا خواہش سے اس مقام کو حاصل نہیں کر سکتا اور نہ حواری لوگ ہاتھ پاؤں مار کر کسی کو مقام مسیحیت پر پہنچا سکتے ہیں اور شاہ نعمت اللہ ولی دہلویؒ کا قصیدہ اس حقیقت کو ہی ظاہر کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

از نجوم ایں سخن نمے گویم بلکہ از کردگار مے بینم
بندگان جناب حضرت او سر بسر تاجدار مے بینم

شاہ نعمت اللہ ولیؒ فرماتے ہیں کہ قصیدہ میں جو امور بیان کئے گئے ہیں۔ یہ علم نجوم کی بناء پر نہیں۔ بلکہ خدائے کار ساز کے بتانے سے اظہار کیا ہے اور یہ کہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے مقرب بندوں کو ہی تاج پہنائے جاتے ہیں۔ یہ ایسے تاج نہیں جو انسانی ہاتھ کے محتاج ہوں بہائی حضرات کو باب اور بہاء اللہ کے وہ دعاوی پیش کرنے کا حوصلہ نہیں جو ان کی اپنی کتب میں ہیں لیکن اس کے برعکس ایسے دعاوی ان کی طرف منسوب کرنے کی مہم جاری ہے۔ جن کے وہ کسی طور سے مصداق نہیں بنتے اور جن کا کلیۃً اختیار خالق و مالک کائنات کو ہے۔ اس کا فرمان ہے کہ

ترجمہ: ''اللہ سب سے زیادہ اور بہتر طور پر جانتا ہے کہ کس کو کب اور کہاں اپنی نمائندگی سونپے''

باب اور بہاء اللہ کو ''خوش قسمتی'' سے ایسے مرید ملے ہیں جو انہیں ایسی اڑان میں پھنسانا چاہتے ہیں۔ جس کے وہ زندگی بھر روادار نہ تھے اور وہ مقولہ یہاں صادق آتا ہے کہ

''پیراں نمے پرند مریداں مے پرانند''

یعنی پیر بیچارے کبھی نہیں اڑتے۔ مرید انہیں اڑاتے رہتے ہیں اور چین سے بیٹھنے نہیں دیتے۔ باب اور بہاء اللہ کے مرید اسی مہم میں مصروف ہیں۔

باقی رہا حضرت مرزا صاحب کا یہ فرمان کہ:۔

''اس زمانہ میں بجز اس عاجز کے کسی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا''

یہ فرمان سو فیصدی درست ہے کیونکہ:۔

۱۔ آپ ہی وہ موعود مسیح ہیں جس نے ظاہر ہو کر دین محمدیؐ کی خدمت اور اصلاح کرنی تھی۔

۲۔ امت مسلمہ کو کسی ایسے مسیح کے ظہور کا وعدہ ہرگز نہیں دیا گیا تھا۔ جو اسلام اور قرآن کو منسوخ کر دیتا۔

لہذا بہاء اللہ کی مسیحیت پر دلائل کے انبار بھی لگ جائیں تو پھر بھی اسلام اور قرآن کو منسوخ کرنے والا شخص موعود مسیح نہیں بن سکتا۔ اس لئے حضرت مرزا صاحب کا بیان بالکل بجا اور درست ہے کہ آپ کے سوا کوئی مسیح موعود نہیں۔

۳۔ موعود مسیح کی ایک اہم علامت احادیث میں یہ بیان ہے کہ مسیحیت اور مہدویت یکجا موجود ہوں گی لیکن بہائی بیچارے ساری منصوبہ بندی کے باوجود باب (فرضی مہدی) اور بہاء اللہ (جعلی مسیح) کے درمیان ۱۳، ۱۹، ۲۳ سال کے وقفے کسی حیلے سے ختم نہیں کر پائے جب کہ قصیدہ شاہ نعمت اللہ میں واضح بیان ہے۔

مہدی وقت و عیسٰی دوراں　　　ہر دو را شہسوار مے بینم

قصیدہ کا یہ شعر ساری اصلیت کو واضح کر رہا ہے کہ:۔

- مہدی وقت اور عیسٰی دوراں دو الگ وقتوں کا معاملہ نہیں۔ جیسا کہ بہائیوں کے مزعومہ مہدی و مسیح میں سالہا سال کا وقفہ ہے۔
- مہدی وقت اور عیسٰی دوراں میں باہم تضاد و اختلاف کی بھی کوئی صورت جائز اور ممکن نہیں جیسا کہ اکٹھے شاہسوار ہونے سے ظاہر ہے۔ لیکن بہائیوں کے فرضی مسیح نے تو اپنے مطاع اور پیش رو فرضی مہدی کی کتاب اور شریعت کو منسوخ کر دیا۔ وہ دونوں گویا نہ ایک وقت میں ہوئے اور نہ ہی اتفاق و یکسانیت قائم رہ سکی۔ لہذا وہ قصیدہ کے شہسوار نہیں ٹھہرتے۔
- شاہ نعمت اللہ ولیؒ کے دونوں کو بیک وقت شہسوار دیکھنے سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ دونوں میں کوئی حدّ فاصل یا امتیاز کا پیمانہ کوئی نہیں اور یہ بہائی مضمون نگار کو بھی تسلیم ہے اور اس کا ذکر سابقہ اقساط میں گذر چکا ہے کہ دونوں کی علامات ایک جیسی اور دونوں کا وقت ایک ہی ہے۔
- دونوں کے شہسوار ہونے سے یہ بھی عیاں ہے کہ دونوں کا مشن ایک ہی ہے۔ ایک دوسرے کے خلاف نہیں۔

نتیجہ: جہاں مذکورہ بالا چاروں باتیں پائی جائیں وہاں ماننا پڑے گا کہ دو الگ الگ وجود مراد نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ایک ہی وجود میں دونوں باتیں جمع ہوں گی اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے خدا تعالیٰ سے حاصل شدہ نور بصیرت کی بناء پر ہی یہ فیصلہ دیا کہ لَا الْمَهْدِیُّ اِلَّا عِیسَی ابْنُ مَرْیَمَ کہ مہدی اور عیسٰی ایک ہی وجود ہے۔

(ابن ماجہ کتاب الفتن)

پس قصیدہ شاہ نعمت اللہ ولی دہلویؒ کا مندرجہ بالا شعر ایک فیصلہ کن حیثیت کا حامل ہے۔ کہ مہدی وقت اور عیسٰی دوراں بہائیوں کی سازش کے مطابق باب اور بہاء اللہ ہرگز نہیں ہو سکتے۔ اور اصل فیصلہ اس شعر کا حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں کرنا لازمی ہے۔ کہ لَا الْمَهْدِیُّ اِلَّا عِیسَی ابْنُ مَرْیَمَ۔ اور خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت بھی یہی ہے۔ کہ دو الگ الگ وجود نہ آئے اور نہ آئیں گے۔ ان کا مصداق ایک ہی وجود ٹھہرتا ہے۔ جس کو جماعت احمدیہ تسلیم کر چکی ہے اور وہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔　　(جاری)

☆☆☆

جلسہ سالانہ کی عالمگیر حیثیت

حضرت اقدس مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ............ پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آ ملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے، جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں''۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل)

حضرت اقدس علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں سے جلسہ سالانہ کی بنیاد محض للہی اور دینی مقاصد کیلئے رکھی گئی تھی۔ جب ۱۸۹۱ء میں پہلے جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا تو اس میں ۷۵ قدوسیوں نے شرکت کی مگر الٰہی نوشتوں کے مطابق سلسلہ احمدیہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ جلسہ سالانہ احمدیت کی ترقی اور شان و شوکت کا مظہر بنتا گیا اور چشم بینا نے اس نشان کو بھی منصّہ شہود پر آتے دیکھا کہ۔

''دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا...... یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں''۔ (تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۸۲)

آج جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کی ترقیات کا منظر پیش کر رہا۔ جس کی ابتداء ۷۵ نفوس سے ایک پس ماندہ دور دراز اور گمنام بستی میں ہوئی وہ عالمگیر حیثیت اختیار کر گیا ہے اور اب دنیا کے ہر خطہ ہر ملک اور ہر قوم میں یہ نظام قائم ہو چکا ہے۔

اسی سلسلہ میں جلسہ سالانہ کے کچھ کوائف پیش کئے جا رہے ہیں۔

- پہلا جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء میں قادیان میں ہوا جس میں ۷۵ احباب نے شرکت کی۔
- حضرت اقدس کے دَور کا آخری جلسہ سالانہ ۱۹۰۷ء میں ہوا جس میں تین ہزار احباب نے شرکت کی۔
- چند اہم جلسہ ہائے سالانہ کے اعداد و شمار مندرجہ ذیل ہیں۔

سن	مقام	شامل احباب	سن	مقام	شامل احباب
۱۹۱۴ء	قادیان (برصغیر ہند)	۳۵۰۰	۱۹۶۰ء	ربوہ (پاکستان)	۸۰۰۰۰
۱۹۳۹ء	قادیان (برصغیر ہند)	۳۹۹۵۰	۱۹۶۷ء	ربوہ (پاکستان)	۸۵۰۰۰
۱۹۴۷ء	رتن باغ لاہور (پاکستان)	۶۲۵۰	۱۹۸۱ء	ربوہ (پاکستان)	۲۰۰۰۰۰
۱۹۴۹ء	ربوہ (پاکستان)	۱۶۰۰۰	۱۹۸۲ء	ربوہ (پاکستان)	۲۲۰۰۰۰ مرد ۷۱۶۰۰ خواتین
۱۹۴۹ء	ربوہ (پاکستان)	۲۰۰۰۰	۱۹۸۳ء	ربوہ (پاکستان)	۲۷۵۰۰۰ مرد ۸۰۷۲۱ خواتین

- انڈونیشیا کے جلسہ سالانہ ۲۰۰۰ء میں انڈونیشن اور متعدد ممالک کے ۱۱۶۷۰۰ احباب نے شرکت کی
- برطانیہ کے جلسہ سالانہ منعقدہ جولائی ۲۰۰۰ء میں ۷۷ ممالک کے ۱۲۳,۵۰۰ احباب نے شرکت کی۔
- جرمنی کے حالیہ جلسہ سالانہ میں یورپ افریقہ اور پاکستان سے ۱۳۳,۷۰۰ احباب شامل ہوئے۔

موخر الذکر تینوں جلسہ ہائے سالانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ رونق افروز ہوئے اور اپنے روح پرور خطابات سے نوازا۔ الحمدللہ! اس وقت جلسہ سالانہ کا نظام ایک عالمگیر حیثیت اختیار کر گیا ہے اور دنیا بھر کے اکثر ممالک یورپ، امریکہ، افریقہ، آسٹریلیا، مشرق بعید میں اس مبارک نظام کے ذریعہ توحید کے شیریں چشمے جاری ہو چکے ہیں۔

رمضان المبارک۔ رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ

اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان کو بڑی رحمتوں اور برکتوں والا مہینہ قرار دیا ہے یہ وہ مہینہ ہے جب قرآن کریم کے نزول کا آغاز ہوا جس پر دین حق کی بنیاد ہے اور جو اپنے کمال اور جامعیت کے اعتبار سے کوئی مثال نہیں رکھتا۔ یہی وہ عظیم الشان کتاب ہے جس کی پیروی نے انسان کو باخدا انسان کے مقام تک پہنچایا۔ قرآن کریم نے خود ان برکات سے پردہ اٹھایا ہے۔ فرمایا

''رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن حکیم نازل کیا گیا ہے جو انسانوں کے لئے ہدایت ہے اور ہدایت کے کھلے کھلے نشان اور فرقان کا موجب ہے''۔ (سورۃ البقرۃ:۱۸۶)

اس ماہِ مبارک کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آ جاتا ہے تو ''فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ (بخاری کتاب الصوم) جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور آگ (جہنم) کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور شیطان قید کر دیئے جاتے ہیں۔

اس حدیث سے ماہ رمضان کی فضیلت پوری شان سے ظاہر ہوتی ہے کہ چونکہ اس ماہ کے اوّل و آخر بلکہ ہر لحہ پر عبادات صدقہ وخیرات ذکر الٰہی اور دیگر نیک امور کے سرانجام دینے کے مواقع ملتے ہیں اور یہ تمام مواقع جنت میں داخل کرنے کا موجب بنتے ہیں اور بدیوں اور گناہوں سے محفوظ رہنے اور منفی تحریکوں کے راستے مسدود ہونے سے گویا شیطان قید کر دئے جاتے ہیں تو بلاشبہ اللہ کے بندے اس مہینہ میں دنیا میں ہی جنت کا منظر پا لیتے ہیں۔

قرآن کریم نے تاکیداً فرمایا ہے کہ

''اے مومنو! تم پر پہلے لوگوں کی طرح روزے فرض کئے گئے ہیں تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو'' (سورہ البقرہ: ۱۸۴)

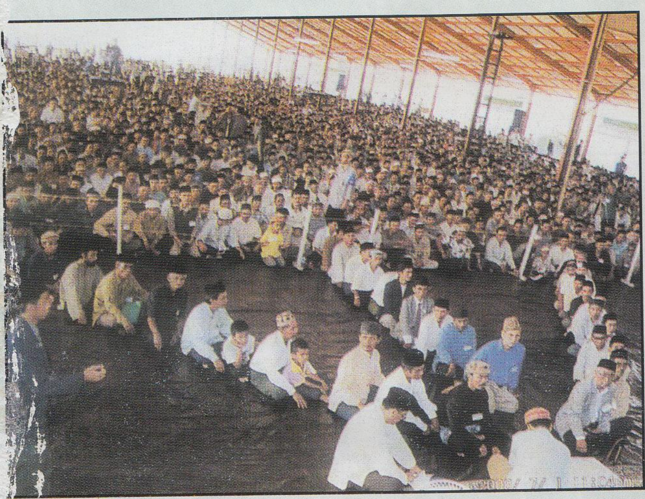
اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا اسی کی بتائی ہوئی راہ پر چلنے میں ملتی ہے۔ روزہ ان تمام اخلاقی، معاشرتی اور روحانی کمزوریوں سے بچاتے ہوئے اللہ کی خوشنودی کی راہ دکھاتا ہے۔ گویا روزہ تقویٰ جیسے بلند مقام تک لے جانے کا منبع اور سرچشمہ ہے۔

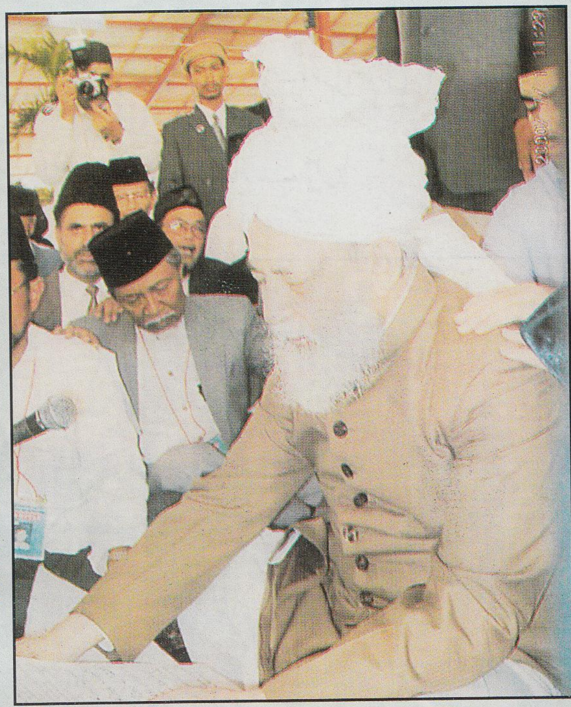
روزہ کے نتیجہ میں انسانی جسم تکالیف کے برداشت کرنے کا عادی ہو جاتا ہے اور اس میں قوت برداشت اور صبر کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ طبی نقطہ نگاہ سے کھانے پینے میں اعتدال سے ظاہری صحت پر بھی اچھا اثر پڑتا ہے۔ ذکر الٰہی صدقہ وخیرات اور خدا تعالیٰ کی خاطر بھوکے پیاسے رہنے اور اسی کی خاطر جنسی میلانات اور خواہشات سے رکنے سے شکر وقناعت تزکیہ نفس نیک چلنی، عفت ہمدردی خلق، صبر استقلال، ایثار وقربانی اور مساوات جیسے اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔ پھر روزہ میں چونکہ دکھاوے کا پہلو بہت کم ہوتا ہے تو اس لحاظ سے بھی روزہ دار کا عمل محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے ثبوت اور اس کی دن بھر کی یہ کیفیت خدا تعالیٰ کو بے حد مرغوب وماجور ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ

كُلُّ عَمَلِ ابنِ آدَمَ لَهُ اِلا الصِّيامُ وَاَنَا اَجزِىْ بِهٖ وَالصِّيَامُ جُنَّة (بخاری کتاب الصوم) یعنی بنی آدم کے سب

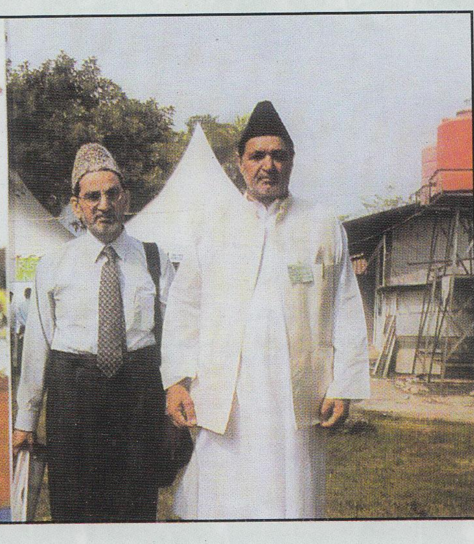
(باقی صفحہ ۲۴ پر)

انڈونیشیا میں جلسہ سالانہ ۲۰۰۰ء کے موقع پر بیعت کے مناظر









جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے عہدیداران غیر ملکی مہمانوں کے ساتھ۔

اَھلًا وَ سَھلًا وَّ مَرحَبًا

از: مکرم محمد اسلم صابر سابق استاذ الادب العربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اَیَا رَمَضَانُ اِنَّکَ قَدْ وَصَلْتَ دِیَارَنَا فَـاَھْلًا وَّ سَھْلًا مَّـرْحَبًـا بِـالسَّلَام

اے رمضان المبارک! تو ہمارے گھروں میں آیا ہے ہم تجھے سلام کہتے ہوئے تیرا استقبال کرتے ہیں

اَیَا رَمَضَانُ اِنَّکَ اَنْتَ شَھْرٌ مُّبَارَکٌ وَ اُنْـزِلَ فِیْکَ مَـلَکٌ بِـالْـکَلَام

اے ماہِ رمضان تو ایک نہایت بابرکت مہینہ ہے جبرائیل تیرے بارہ میں خدا کا کلام لیکر نازل ہوا

فَنُھْدِیْ اِلَیْکَ بِـالْـخُلُوْصِ قُلُوْبَنَا بِـاَنَّکَ زُرْتَ بَـعْـدَ حَـوْلٍ تَـمَـام

ہم پورے خلوص کے ساتھ اپنی عبادت و ریاضت کے تحائف تجھے پیش کرتے ہیں تو پورے ایک سال بعد ہمارے وہاں وارد ہوا ہے

وَجِئْتَ اِلَی الْعُبَّادِ بِـالزُّھْدِ وَالتُّقٰی وَمَـا فِیْکَ لِـلشَّیْطٰنِ غَیْرُ الـلِّجَام

تو خدا کے عابد بندوں کے لئے زہد و تقویٰ کا تحفہ لایا ہے اور تیری آمد سے شیطان جکڑا گیا ہے

تَـعَـالَـوْا عِبَادَ الـلّٰـهِ نَسْجُدْ لِرَبِّـنَـا وَنَـعْـبُـدُهٗ کُـلُّ شَـیْـخِـنَـا وَالْـغُلَام

اے بندگانِ خدا۔ آؤ رب کے حضور سجداتِ شکر بجا لائیں ہر پیرو جواں اس کی عبادت میں مشغول ہو جائے

تَـعَـالَـوْا نَـکُـنْ لِّلْـخَـلْقِ قُـدْوَةَ طَاعَةٍ وَ ذَالِکَ شِـیْـمَةُ الْاَبْـرَارِ الْـکِـرَام

آؤ ہم خلق خدا کے لئے طاعت و عبادت کا بہترین نمونہ بنیں اور یہی نیک شرفاء کی خوبی ہے

وَ اُدْعُـوْ الِـدِیْـنِ الـلّٰـهِ عِـنْـدَ الـتَّـھَـجُّـدِ فَـاِنَّ الْـعَـدُوَّ ثَـائِـرٌ لِّانْـتِـقَـام

راتوں کو بیدار ہو کر تہجد میں اللہ کے دین کی ترقی کیلئے دعائیں کرو کیونکہ دشمن انتقام کے لئے جوش میں ہے

وَمَـنْ یَّـذْکُـرِ الـرَّحْـمٰـنَ عَنْ صِدْقِ قَلْبِهٖ لَـهٗ مِـنْ فُـیُـوْضِ الـلّٰـهِ اَعْـلَـی الْـمَـقَـام

جو خدائے رحمٰن کا ذکر صدقِ دل سے کرتا ہے اسے خدا کے فیضان سے بلند مقام عطا ہوتا ہے

وَ اِیَّـاکُـمْ وَالْـکَـسْـلَ وَالـزُّوْرَ وَالشَّغْبَ بِـھٰـذَا الـسَّـبِـیْـلِ کَـانَ نَـیْـلُ الْـمَـرَام

سستیاں ترک کرو۔ جھوٹ اور شور و شر سے پرہیز کرو اسی طریق سے حصولِ منزل ممکن ہے

اَیَـا مُـسْـتَـجِـیْـبَ الْـمُـذْنِـبِـیْـنَ تَـرَحَّـمًـا فَـاِنَّـا عَـبِـیْـدُکَ رَبَّ الْاَنَـام

اے خطا کاروں کی پکار سننے والے! رحم فرما۔ اے مخلوقات کے رب ہم تیرے حقیر بندے ہیں

وَ نُـثْـنِـیْ عَـلَـیْـکَ الْـخَـیْـرَ یَـا مَـالِـکَ الْـوَرٰی نُـصَـلِّـیْ عَـلَـی الْـمَـکِّـیِّ خَـیْـرِ الْاَنَـام

اے کائنات کے مالک ہم تیری عمدہ تعریف کرتے ہیں اور اپنے مکی آقا حضرت محمد رسول اللہ پر درود بھیجتے ہیں جو تمام مخلوقات میں بہترین وجود ہیں

نئی صدی کا آغاز ۲۰۰۱ء سے ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

جماعت احمدیہ قدیم سے جو روایات چلی آ رہی ہیں انہی کے مطابق نئی صدی کا آغاز کرے گی۔ ہمیشہ جب ایک کا ہندسہ ہر سو کے بعد شروع ہوتا ہے تو تب نئی صدی شروع ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے چینیوں کا مسلک درست ہے اور ہم اسے قبول کرتے ہیں اور یہی دینی روایت بھی رہی ہے۔ اور جب سے تاریخ منضبط ہونے کی سنت جاری ہے اسی پر عمل ہو رہا ہے کہ صدی کی جو گنتی شماری ہوتی ہے اس کے ساتھ جب اگلی صدی کے ایک کا ہندسہ لگتا ہے تو وہ اس کا پہلا سال ہوتا ہے اس لئے ۱۹۹۹ء پر یہ صدی ختم نہیں ہوگی بلکہ ۲۰۰۰ء میں ختم ہوگی اور ۲۰۰۱ء سے نئی صدی شروع ہوگی''۔

کیلنڈر کا تجزیہ (روزنامہ جنگ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۹ء)

پہلی صدی زیرو سے نہیں ایک سے شروع ہوئی تھی۔ اس لئے نئی صدی سن ۲۰۰۰ء سے شروع ہوگی۔

دراصل موجودہ کیلنڈر کی ابتدا ڈائیونیس ایکزیگوس نے کی جو روس کے جنوب مغربی علاقے سیتھیا کا رہنے والا تھا اس سے قبل دنیا بھر میں نیا سال بہار کی آمد کو سمجھا جاتا تھا جو کہ ۲۵ مارچ سے شروع ہوتا ہے ڈائیونیس نے جسے دنیا ڈینس دی شارٹ (Denis The Short) کے نام سے جانتی ہے سوچا کہ تاریخوں کا ایک نیا مکمل نظام متعارف کرایا جائے جو پوری دنیا کیلئے قابل قبول ہو اس مقصد کے لئے اس نے یکم جنوری کا انتخاب کیا۔ یکم جنوری کا انتخاب اس نے ایک پرانی عیسائی روایت کے حوالے سے کیا جس کے مطابق نوزائیدہ بچے کی زندگی اس کی پیدائش کے دن کی بجائے اس سے آٹھ دن بعد اس کے نام رکھنے کے دن سے شروع ہوتی تھی۔ اس لحاظ سے چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش جو کہ ۲۵ دسمبر ہے یکم جنوری بنتی ہے تو یوں یکم جنوری سے نئے سال کی ابتداء کی گئی اب اس کیلنڈر کی ابتداء کے سلسلہ میں وہ غلطی کر بیٹھا وہ یوں کہ چونکہ اس زمانے تک ابھی زیرو کا نظریہ متعارف نہیں ہوا تھا اس لئے اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدائش کے سال کو یکم عیسوی کا نام دے دیا اس طرح اس سے پچھلے سال یکم قبل از مسیح کہلایا اور یوں درمیان کا پورے کا پورا سال غائب ہوگیا اس سلسلہ کو اگر اسی انداز سے آگے بڑھایا جائے تو نیا سال یعنی نیو میلینیم یکم جنوری ۲۰۰۱ء کو ہی بنتا ہے نہ کہ جنوری ۲۰۰۰ء سے۔

یہ ساری رپورٹ آپ کو سمجھنے میں مشکل لگے تو آپ یوں سمجھیں کہ اگر گنتی کی ابتداء زیرو (0) سے کریں تو اگلی دہائی بھی زیرو سے شروع ہوگی اور اگر گنتی کی ابتداء (1) سے کی جائے تو یقیناً اگلی دہائی بھی ایک سے ہی شروع کی جا سکے گی تو چونکہ کیلنڈر بنانے والے روس کے ڈائیونیس ایکزیگوس نے کیلنڈر کی گنتی زیرو (0) جنوری کی بجائے یکم جنوری کو کی تھی لہذا کوئی بھی نیا سال یا کوئی بھی نئی صدی زیرو کی بجائے یکم یعنی (1) کو ہی تسلیم کی جائے گی۔

آل ربوہ انصاراللہ و خدام الاحمدیہ ورزشی مقابلہ جات

مورخہ ۲۸۔اکتوبر ۲۰۰۰ء بروز ہفتہ پہلے آل ربوہ انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ کے ورزشی مقابلہ جات دارالرحمت غربی ربوہ کی گراؤنڈ میں منعقد ہوئے۔ پروگرام کا آغاز آٹھ بجے صبح ہوا۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے دعا کے ساتھ افتتاح فرمایا۔

مقابلہ والی بال: پہلے خدام اور انصار کے درمیان والی بال کا مقابلہ ہوا۔ دونوں ٹیموں نے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ یہ مقابلہ خدام الاحمدیہ کی ٹیم نے جیت لیا۔

مقابلہ Slow سائیکلنگ: دوسرا مقابلہ Slow سائیکلنگ کا تھا۔ خدام اور انصار کی طرف سے پانچ پانچ کھلاڑیوں نے اس میں شمولیت کی۔ یہ مقابلہ بھی بہت دلچسپ رہا۔ اس مقابلہ میں انصار کھلاڑیوں نے پہلی تین پوزیشنیں حاصل کیں۔

اوّل: مکرم پروفیسر مبارک احمد طاہر صاحب، دوم: مکرم چوہدری محمد انور صاحب، سوم: مکرم محمد اختر صاحب

مقابلہ رسی کشی: تیسرا مقابلہ رسہ کشی کا ہوا۔ یہ مقابلہ بہت ہی دلچسپ تھا۔ حاضرین کے جوش و خروش میں دونوں ٹیموں نے زبردست مقابلہ کیا۔ خدام الاحمدیہ کی ٹیم نے یہ مقابلہ جیت لیا۔

مقابلہ کلائی پکڑنا: انصار اور خدام کے ورزشی مقابلوں کا آخری مقابلہ کلائی پکڑنے کا تھا۔ اس مقابلہ میں بھی حاضرین نے خوب دلچسپی لی اور کھلاڑیوں کو داد دی۔ یہ مقابلہ انصار کھلاڑیوں نے جیت لیا۔ اس مقابلے میں بھی پہلی تینوں پوزیشنیں انصار کھلاڑیوں نے حاصل کیں۔ فائنل مقابلہ دو انصار کے درمیان ہوا۔ دونوں کھلاڑیوں نے بہت عمدہ کارکردگی دکھائی اور مقابلہ برابر چلتا رہا۔ چنانچہ ٹاس کے ذریعہ اوّل اور دوم پوزیشن کا فیصلہ کیا گیا۔

اوّل: مکرم رانا اللہ دتہ صاحب دوم: مکرم شاہد احمد باجوہ صاحب سوم: مکرم محمد اختر صاحب

تقریب تقسیم انعامات: آخر میں تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت کے بعد مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری زعیم اعلیٰ انصاراللہ مقامی ربوہ نے رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے انصار اور خدام کے مابین پہلے ورزشی مقابلہ جات کے انعقاد میں خصوصی طور پر مکرم مہتمم صاحب خدام الاحمدیہ مقامی کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ اور محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان اور حاضرین کا بھی شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے تشریف لاکر مجلس انصاراللہ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی محترم امیر صاحب مقامی و ناظر اعلیٰ نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اپنے اختتامی خطاب میں خدام اور انصار دونوں کو باقاعدگی سے ورزش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے خدام اور انصار کے مابین ان مقابلہ جات کو پسند فرماتے ہوئے اس خواہش اور دعا کا اظہار فرمایا کہ ان مقابلوں کے نتیجے میں دونوں تنظیموں کے درمیان باہمی رابطہ اور تعاون کی روح مزید ترقی کرے گی۔

(مرسلہ: چوہدری عطاء الرحمٰن محمود منتظم ذہانت و صحت جسمانی انصاراللہ مقامی)

گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) کا مختصر تعارف

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کی تحصیل پسرور کا ایک معروف گاؤں ضلع کے انتہائی جنوب میں ایک قصبہ نما آبادی ہے جو اضلاع نارووال اور شیخوپورہ کی حدود کے قریب واقع ہے۔ اس گاؤں کی آبادی چار ہزار نفوس ہے جو زیادہ تر زراعت پیشہ لوگوں کا مسکن ہے۔ ابتداء زراعت کا زیادہ تر انحصار بارشوں پر تھا اور کچھ چاہی علاقہ بھی تھا۔ نہر اپر چناب کی ایک شاخ بی۔ آر۔ بی چند میل دور جنوب کی طرف نشیبی حصہ پر گزرتی ہے اور اس طرح اس کا پانی اس علاقہ کے استعمال میں نہ آسکتا تھا جبکہ چند میل شمالی جانب نہر مرالہ راوی لنک تیار ہوئی تو اس کے پانی سے یہ علاقہ سرسبز و شاداب ہو گیا اور یوں ''گھٹیالیاں'' کی زمین سبزہ زار بن گئی۔

کبھی گھٹیالیاں پہنچنے کے لئے بڑی مشکل تھی۔ ۹ میل دور لاہور نارووال سیکشن پر بدوملہی ریلوے اسٹیشن ہے۔ جبکہ پسرور، سیالکوٹ اور ڈسکہ کی طرف جانے کے لئے کچے راستہ پر بسوں اور ٹانگوں کے ذریعہ گھنٹوں سفر کرنا پڑتا تھا۔ تیس سال پہلے مرید کے نارووال روڈ بنی تو قلعہ کالروالا چوک سے دن رات دونوں طرف آمد و رفت کی سہولت میسر آ گئی۔ اس طرح لاہور، نارووال، سیالکوٹ شکر گڑھ اور گوجرانوالہ پہنچنا آسان ہو گیا۔ گھٹیالیاں کے قریب ہی قلعہ کالروالا میں مرید کے نارووال روڈ پر پولیس اسٹیشن بھی ہے۔

گھٹیالیاں میں دو تہائی یعنی اڑھائی تین ہزار احمدی احباب ہیں۔ اس گاؤں کے دو حصے خورد اور کلاں ہیں۔ دو تہائی زمین کے مالک بھی احمدی ہیں نہ گاؤں اور مضافات میں سات بیوت الذکر ہیں۔ سبھی بیوت الذکر میں بلالحاظ مسلک وعیدہ اہل دیہہ نمازیں ادا کرتے ہیں سب میں باہمی رواداری اور مروت و محبت پائی جاتی ہے اور لوگ دکھ سکھ میں ایک دوسرے کے شریک ہوتے ہیں۔

گھٹیالیاں میں احمدیت کی ابتداء ایک صدی پہلے انیسوی صدی کے آخر میں ہوئی جب اس گاؤں اور گردونواح کے سعید فطرت احباب نے قادیان پیدل پہنچ کر احمدیت قبول کی۔ یہاں ایک لمبا عرصہ صدر انجمن احمدیہ کے زیر انتظام ہائی سکول اور کالج حصول علم کا ذریعہ بنے رہے۔ اب صرف ہائی سکول ہے جو Nationalised ہے۔ خواتین کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام لڑکیوں کے لئے ایک مریم گرلز پرائمری سکول بھی ہے۔ احمدی مرد ۷۵ فی صد پرائمری تک تعلیم یافتہ ہیں جبکہ خواتین ۹۰ فی صد سے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔

باہمی محبت اور پیار میں ہنستی بستی آبادی ۳۰ اکتوبر کو دہشت گردی کا شکار ہو گئی۔ جب گاؤں کے شرقی حصہ گھٹیالیاں خورد کی بیت الذکر میں چار مسلح افراد نے بوقت فجر نمازیوں کا گھیراؤ کر کے اندھا دھند فائر کھول دیئے جن سے بیت الذکر میں موجود احباب گولیوں سے چھلنی ہو گئے۔ اس سانحہ میں پانچ احمدی راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ اور ۱۲ احباب شدید زخمی ہوئے۔ واردات کے ساتھ ہی حملہ آور فرار ہو گئے۔ گاؤں میں ایک سناٹا چھا گیا۔ ایک خوف طاری تھا۔ ہر دل پر غم کی حالت تھی مگر جانے والے اپنے مولیٰ کی رضا کے لئے اس سرزمین کو اپنے پاکیزہ خون کا نذرانہ دے گئے۔ بیشک جاں نثاروں کی یہ عظیم قربانی عشق و وفا کی ایک داستان ہے جو احمدیت کے لئے باعثِ صد افتخار ہے۔ (ایڈیٹر)

گھٹیالیاں کے جاں نثاروں کی نذر

''جاودانی زندگی ہے موت کے اندر نہاں''

مرحبا اے عشاقانِ پاک طینت مرحبا
جان دے کر آپ نے پورا کیا عہدِ وفا
مسکراتے چہروں سے سینے پہ کھائیں گولیاں
آخری دم تک رہے بہرِ عدو محوِ دعا
خاک آلودہ کیا ظالم نے پاکیزہ لہو
اس نے اپنے زعم میں باطل کا سر اونچا کیا
''جاودانی زندگی ہے موت کے اندر نہاں''
بے خبر ہے اس حقیقت سے ہر ایک اہلِ جفا
رہتی دنیا تک رہیں گے زندہ و تابندہ آپ
موت کے پیالوں میں پایا آپ نے آبِ بقا
ہو گئی گھٹیالیاں کی سرزمیں عزت مآب
جب فدا کاروں کا خونِ محترم اس پر گرا
پھر سے ہوگا بول بالا اسوہ شبیر کا
پھر سے دہرائی گئی ہے داستانِ کربلا

چوہدری شبیر احمد

گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) میں دہشت گردی کا دردناک سانحہ

احمدیہ بیت الذکر گھٹیالیاں خورد میں بوقت فجر حملہ آوروں کی بربریت

پانچ افراد راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے اور بارہ افراد شدید زخمی ہوئے۔

پاکستانی اخبارات میں سانحہ گھٹیالیاں کی خبریں اور اداریے۔

(ابھی اس دردناک سانحہ کی صدائے بازگشت پاکستانی اور عالمی میڈیا سے آرہی تھی کہ ۱۰ نومبر ۲۰۰۰ء کو بوقت شب تخت ہزارہ (ضلع سرگودھا) میں احمدیہ بیت الذکر پر مخالفین نے آتشیں اسلحہ اور کلہاڑیوں سے احمدیوں پر حملہ کردیا جس میں پانچ احمدیوں (بشمول دو نوعمر اطفال) نے راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے کی سعادت پائی۔ جبکہ دو احمدی شدید زخمی ہیں۔ اس سانحہ کی تفصیل انصاراللہ کے آئندہ شمارہ میں دی جارہی ہے۔ ادارہ)

DAWN

DAWN TUESDAY, OCTOBER 31, 2000

Five die in Sialkot sectarian attack

By Our Correspondent

SIALKOT, Oct 30: Five people were killed and nine wounded when four armed assailants opened fire on worshippers offering their Fajr prayers at Baitul Zikr, a place of worship in Pasrur belonging to the Qadiani community, some 52km from here, on Monday morning.

The killings took place in the Ghutialiyan village situated on the Narowal-Muridke Road.

The assailants reached the village in a wagon at 4.45am. Two of them stood outside the building and the other two entered the hall and opened fire on the worshippers.

Two worshipers died on the spot and 12 were wounded. Later, two more died at a hospital in Narowal and the fifth wounded person died in Lahore.

Narowal AC Muneer Mubarak Khan identified the dead as Shehzad, Iftikhar, Abbas, Atta and Ghulam Mohammad.

A press note issued by the Sialkot district magistrate confirmed that the victims were the Qadianis. It described the condition of all the wounded as serious but did not give their names. It did not tell how many were driven to Lahore and Narowal.

The village where the killings took place was sealed off and the Qadianis were taken to "safer places" by the administration.

Chief Executive Pervez Musharraf and Punjab Governor Mohammad Safdar who visited Gujranwala on Monday expressed concern over the killings and directed the Sialkot district administration to arrest the terrorists at the earliest.

فرقہ وارانہ حملہ میں ۵ آدمی مارے گئے

سیالکوٹ۔۳۰ اکتوبر۔ یہاں سے تقریباً ۵۲ کلومیٹر دور (تحصیل) پسرور میں قادیانی جماعت کی مملوکہ عبادت گاہ، بیت الذکر میں سوموار کی صبح نماز فجر ادا کرنے والوں پر چار حملہ آوروں نے فائر کھول دیا جس سے ۵ نمازی مارے گئے اور ۹ زخمی ہوئے یہ قتل وغارت نارووال مرید کے روڈ پر واقع ایک گاؤں گھٹیالیاں میں ہوئی۔ حملہ آور ۴:۴۵ بجے صبح ایک گاڑی میں گاؤں پہنچے۔ دو حملہ آور بیت الذکر کی عمارت سے باہر کھڑے رہے اور باقی دو نے اندر داخل ہو کر عبادت کرنے والوں پر فائر کھول دیا۔ دو نمازی موقعہ پر ہی فوت ہو گئے جب کہ ۱۲ زخمی ہو گئے۔ نارووال ہسپتال میں دو زخمی فوت ہو گئے جب کہ پانچواں زخمی لاہور میں چل بسا۔

اسسٹنٹ کمشنر نارووال منیر مبارک خاں نے مرنے والوں کے نام شہزاد افتخار، عباس، عطاء اور غلام محمد بتائے۔

سیالکوٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے جاری کردہ پریس نوٹ میں اس امر کی تصدیق کی گئی ہے کہ اس واقعہ میں ظلم وستم کا نشانہ بننے والے تمام لوگ قادیانی تھے۔ اس پریس نوٹ میں تمام زخمیوں کی حالت تشویشناک بتائی گئی ہے لیکن ان کے نام نہیں دے گئے اور نہ ہی یہ وضاحت کی گئی ہے کہ کتنے زخمیوں کو نارووال اور لاہور پہنچایا گیا ہے۔

گاؤں جہاں قتل وغارت کا یہ بازار گرم کیا گیا کو سیل کر دیا گیا اور انتظامیہ وہاں سے قادیانیوں کو محفوظ مقامات پر لے گئی ہے۔

چیف ایگزیکٹو پرویز مشرف اور گورنر پنجاب محمد صفدر جنہوں نے سوموار کو گوجرانوالہ کا دورہ کیا تھا نے اس واقعہ پر افسوس اور دکھ کا اظہار کیا ہے اور ضلع سیالکوٹ کی انتظامیہ کو دہشت گردوں کو فوری طور پر گرفتار کرنے کا حکم دیا ہے۔

بقیہ از صفحہ ۱۷

کام اس کے لئے ہیں سوائے روزہ کے۔ پس یقیناً روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا ہوں (کیونکہ وہ روزہ کی حالت میرے لئے اختیار کرتا ہے) اور یہ کہ روزہ میری ناراضگی سے بچانے والی برائیوں کے خلاف ایک ڈھال ہے۔ اور سب سے بڑھ کر دعا ایک ڈھال ہے اور یہ قبولیت دعا ہی ہے جو انسان کو ابدی حیات دیتی ہے۔

پس رمضان وہ مہینہ ہے جس کو ایک مومن احتیاط ومحاسبہ نفس کے ساتھ گزارنے کے نتیجہ میں اخلاقی اور روحانی اقدار میں ترقی کرتا ہے ہر نیک عمل کی سعی کرتا ہے اور ہر لغو فضول اور بُرے عمل سے پہلو تہی کرتا ہے تو وہ یقیناً ہر لحاظ سے روحانی سکینت اور مرضی مولیٰ کا مورد بن جاتا ہے اور نیکیوں میں مداومت اسے سارا سال تقویٰ پر قائم رکھتی ہے یہاں تک کہ برکتوں سے معمور یہ ماہ رمضان پھر آجاتا ہے۔

The News International, Tuesday, October 31, 2000

5 dead, 10 hurt in attack on Ahmadis

By Rana Jawad

LAHORE: Gunmen opened fire at a prayer meeting of banned Ahmadia sect Monday morning, killing five people and injuring 10 in village Ghatialian on the outskirts of Sialkot, police and witnesses said.

The attack came as fears simmered of violence against the Ahmadis following recent outburst against them.

Police said the gunmen used automatic weapons and fled by a car with no number plate. Bullets peeled off the plaster on the walls of Bait al-Zikr (House of Prayer) where members of the Ahmadi sect meet to pray, and splattered human blood all over.

Eighteen people were listening to the sermon of a cleric after morning prayers when four men arrived the place, witnesses said adding three entered the main hall of the building while one stood guard outside.

"They sprayed bullets in all corners targeting everyone," a terrified witness, Qamar Ahmed, who survived the attack later told the police. Ahmed's white clothes soaked in blood as he was removed to a nearby clinic by the police. "It took him several hours to recover his senses before he was able to recall the incident," Pasrur DSP Raja Riaz told the News.

"I rolled myself to a corner as I saw people falling all over," Ahmed told the police adding the assailants had long beards and were earing shalwar kameez.

Continued on page 9

Continued from page 1

Four people were killed on the spot while the fifth died at a Lahore hospital. The critically wounded were removed to Pasrur district hospital.

Those killed were identified as Iftekhar, Shehzad, Ghulam Muhammad, Abbas Ali and Atta Ullah, while the injured were identified as Naseer Ahmed, Qayyum Aslam, Muhammad Arif, Master Muhammad Aslam, Nadeem Aslam and Azeem Aslam.

Cries and shrieks followed the killing as the tiny village bordering three districts mourned the deaths. The village has nearly 5000 people, half of them Ahmedis. The village is the second largest sacred place for Ahemdis after Rabwa near Chiniot.

"We have always lived in peace but the attack has devastated us,", said Atta, whose younger brother died in the attack.

A 1974 constitutional amendment during Zulfikar Ali Bhutto's government had declared the sect outside Islam after a countrywide movement against them. A 1984 decree by military ruler General Muhammad Zia-ul-Haq banned it from using Islamic forms of worship or describing its places of worship as mosques.

Ahmedis are reviled by Muslims as heretics. Muslims believe that holy prophet Mohammed (pbuh) is the last prophet.

Muslim residents said they had never been involved in any violence and had lived in peace. According to locals, a man who died in the attack was a Sunni. Shehzad Ahmed, 11, was inside the hall when the assailants sprayed bullets, a source said.

Police said they could not pin any motive to the killing. "It was meant to stir internal disturbances. The notorious Indian intelligence agency, RAW (Research and Analysis Wing) could be involved in the attack," a senior police official said. The village falls close to the border with India.

"We are exploring all possibilities and the circumstantial evidence collected from the scene suggests the operation was executed in a professional way," said Deputy Inspector-General of Gujranwala police Ahmed Nasim.

Sources also speculate involvement of a feared underground outfit, Lashkar-e-Jhangvi, in the killing.

"LJ has a history of attacking Ahmedis and their involvement is a possibility," a police source said quoting the kidnapping-cum-murder of a Qadiani in Chiniot last year. Three LJ activists including Ijaz alias Jaji were killed in a police shootout after they had kidnapped and killed a Qadiani.

Police said no organisation had accepted responsibility for the attack. Police had launched a massive search in nearby districts in a desperate attempt to trace the killers. Witnesses told the police the killers escaped towards Baddo Malhi.

The local police station has no telephone. This delayed the district police response. Even the wireless messages had to be aired from Pasrur an hour after the incident.

"دی نیوز انٹرنیشنل منگل ۳۱۔ اکتوبر ۲۰۰۰ء"

احمدیوں پر حملہ میں پانچ مارے گئے اور دس زخمی ہوئے

(از رانا جواد)

عینی شاہدوں اور پولیس کے بیان کے مطابق سوموار کی صبح سیالکوٹ کے گاؤں گھٹیالیاں میں پابندیوں کے مورد احمدیہ فرقہ کے مصروفِ عبادت لوگوں پر مسلح افراد نے فائر کھول دیا جس سے 5 آدمی مر گئے اور دس زخمی ہو گئے۔ یہ حملہ ایسے وقت میں ہوا ہے جبکہ کچھ عرصہ سے احمدیوں کے خلاف جاری اشتعال انگیزیوں کے نتیجہ میں تشدد کی ایک نئی لہر کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا تھا۔

پولیس نے بتایا کہ مسلح افراد نے خودکار ہتھیار استعمال کئے اور بغیر نمبر پلیٹ کار میں فرار ہو گئے۔

بیت الذکر (عبادت گاہ) جہاں جماعت احمدیہ کے افراد مصروفِ عبادت تھے کی دیواروں کا پلستر گولیوں سے اکھڑ گیا اور اس کے اندر ہر طرف انسانی خون پھیل گیا۔

چشم دید گواہوں کے مطابق صبح کی نماز کے بعد ۱۸ آدمی واعظ کا خطبہ سن رہے تھے کہ چار آدمی وہاں پہنچے۔ ان میں سے ایک گارڈ کے طور پر باہر کھڑا رہا اور تین مین ہال میں داخل ہو گئے۔ قمر احمد نامی شخص نے جو حملہ میں بچ رہا نے بعد میں پولیس کو بتایا کہ حملہ آوروں نے وہاں موجود ہر آدمی کا نشانہ بناتے ہوئے چاروں طرف گولیوں کی بوچھاڑ کر دی انتہائی خوفزدہ قمر احمد نامی شخص جس کے کپڑے خون سے لت پت تھے اور وہ حملہ میں بچ رہا تھا نے پولیس کو بتایا کہ حملہ آوروں نے وہاں موجود ہر آدمی کو نشانہ بناتے ہوئے چاروں طرف گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ قمر احمد کو پولیس نے ایک قریبی ہسپتال میں پہنچایا۔ ڈی۔ ایس۔ پی پسرور راجہ ریاض نے نیوز کو بتایا کہ کئی گھنٹوں کے بعد اس کے (قمر کے) حواس بحال ہوئے اور وہ اس قابل ہوا کہ جانکاہ حادثہ کے بارے میں کچھ بتا سکے۔ قمر نے پولیس کو بتایا کہ حملہ آوروں کی لمبی لمبی داڑھیاں تھیں اور وہ شلوار قمیض پہنے ہوئے تھے۔ اس نے کہا جب اس نے ہر طرف لوگوں کو (زخمی ہو کر) گرتے دیکھا تو اس نے اپنے آپ کو ایک کونے میں لڑھکا دیا۔

چار آدمی موقع پر ہی ہلاک ہو گئے جب کہ پانچواں لاہور ہسپتال میں دم توڑ گیا۔ شدید زخمیوں کو پسرور ہسپتال میں پہنچایا گیا۔

ہلاک ہونے والوں میں افتخار، شہزاد، غلام محمد، عباس علی اور عطاء اللہ شامل ہیں جب کہ زخمی نصیر احمد، قیوم اسلم، محمد عارف، ماسٹر محمد اسلم، ندیم اسلم اور عظیم اسلم ہیں۔ تین اضلاع کے سنگم پر واقع یہ چھوٹا سا گاؤں جو ہلاک ہونے والوں کے سوگ میں ماتم کناں ہے میں اس قتل و غارت کے بعد چیخ و پکار جاری ہے۔

گاؤں کی آبادی تقریباً پانچ ہزار ہے۔ اس میں سے نصف احمدی ہے اور یہ چنیوٹ کے قریب واقع ربوہ کے بعد دوسرا

بڑا مقدس احمدی گاؤں ہے۔

عطاء جس کا چھوٹا بھائی اس حملہ میں مارا گیا ہے نے کہا کہ ہم ہمیشہ سے امن وسکون سے رہ رہے تھے لیکن اس حملہ نے ہمارا امن وسکون برباد کر دیا۔

ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کے زمانہ میں ۱۹۷۴ء میں پورے ملک میں احمدیوں کے خلاف چلنے والی ایک تحریک کے بعد ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ انہیں غیر مسلم قرار دے دیا گیا تھا۔ فوجی حکمران جنرل ضیاء الحق کے ایک فرمان نے انہیں اسلامی عبادات اور اپنی عبادت کی جگہوں کو ''مسجد'' کہنے سے منع کر دیا تھا۔

احمدیوں کو مسلمانوں کی طرف سے بدعتی کافر ہونے کا طعنہ دیا جاتا ہے۔ مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آنحضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ مسلمان باشندوں نے بتایا کہ وہ کبھی بھی تشدد دنگا فساد میں ملوث نہیں ہوئے اور ہمیشہ سے امن وسکون سے رہ رہے ہیں۔ مقامی لوگوں کے مطابق فوت ہونے والوں میں ایک سنی مسلمان شہزاد احمد بھی ہے (اس کا نام عباس علی ہے۔ ترجم) وہ اس وقت اندر تھا جب حملہ آوروں نے گولیوں کی بوچھاڑ کی۔

پولیس نے بتایا کہ وہ اس قتل وغارت کا کوئی محرک اور سبب نہیں بتا سکتے ایک سینئر پولیس آفیسر نے بتایا کہ اس کا مقصد اندرونی طور پر خلفشار پیدا کرنا ہے۔ بدنام زمانہ انڈین انٹیلی جینس ایجنسی ''را'' بھی اس میں ملوث ہو سکتی ہے۔ یاد رہے کہ یہ گاؤں انڈین سرحد سے بھی قریب ہے۔

ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس گوجرانوالہ نے کہا کہ ہم تمام امکانات کا جائزہ لے رہے ہیں جائے وقوعہ کی تفصیلی شہادتوں اور قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واردات انتہائی پیشہ وارانہ مہارت سے عمل میں لائی گئی ہے۔

بعض ذرائع کا یہ بھی خیال ہے کہ اس میں ایک خفیہ دہشت گرد گروہ لشکر جھنگوی بھی ملوث ہو سکتا ہے۔ چنانچہ پولیس کے ایک ذریعہ نے گذشتہ سال چنیوٹ میں ہونے والے ایک قادیانی کے اغواء اور قتل کی واردات کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ لشکر جھنگوی احمدیوں پر حملوں میں پہلے بھی ملوث ہے اور اب بھی اس کا امکان ہے۔ چنانچہ اس نے بتایا کہ گذشتہ سال چنیوٹ میں ہونے والے قتل میں ملوث لشکر جھنگوی کے تین دہشت گرد بشمول اعجاز عرف ججی پولیس مقابلے میں مارے گئے تھے۔

پولیس نے بتایا کہ اس حملہ کی ذمہ واری ابھی تک کسی تنظیم نے قبول نہیں کی۔ پولیس نے قاتلوں کی تلاش کے لئے قریبی اضلاع میں ایک بھرپور مہم کا آغاز کر دیا ہے۔

عینی شاہدوں نے پولیس کو بتایا کہ قاتل بدوملہی کی طرف فرار ہو گئے تھے۔ مقامی پولیس اسٹیشن میں کوئی فون نہیں ہے جس کی وجہ سے ضلع پولیس کی طرف سے کسی جوابی کارروائی میں تاخیر واقع ہوئی حتٰی کہ وائرلیس پیغام بھی ایک گھنٹہ بعد پسرور سے نشر کیا گیا۔

احمدی انصار کی تربیت کے لئے

ماھنامہ

انصار اللہ

فتح ۱۳۷۹ ہش

دسمبر ۲۰۰۰ء

ایڈیٹر

نصر اللہ خان ناصر

پبلشر:- چوہدری محمد ابراہیم

پرنٹر:- قاضی منیر احمد

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت:- دفتر ماہنامہ انصار اللہ

دار الصدر جنوبی (چناب نگر) ربوہ

اس شمارہ میں

جلد نمبر —— ۴۱

شمارہ نمبر —— ۱۲

شرح چندہ

پاکستان —— ستر روپے سالانہ

قیمت فی پرچہ —— سات روپے

The Nation

WEDNESDAY, NOVEMBER 1, 2000

A terrorist act

THE report about what appears to be an act of terrorism from a town near Sialkot would shock many people who had breathed a sigh of relief on account of a respite in ethnic and communal violence. Five Ahmadis were killed on Monday while offering their religious duties in their *Baitul Zikr* while four were seriously injured. As the incident happened inside a place of worship, and those who opened fire did so indiscriminately, one is led to believe that blatant terrorism motivated the killings. The Ahmadis were declared a non-Muslim minority in 1974. They were later prohibited under law from employing religious terms and displaying symbols peculiar to Muslims. They were also required to indicate themselves as Ahmadis rather than Muslims in all documents of identification, as also during the national census and the preparation of electoral rolls. One had thought the matter would end there, and the community would be allowed to practise its faith like other religious minorities, without fear or discrimination. While Pakistan is a predominantly Muslim society, there are also Hindus, Sikhs, Christians, Parsis and Ahmadis in the country. Some of the members of these communities have served in different fields including education, health, the promotion of science and the armed forces of the country. The minorities enjoy equal status as citizens under the Constitution of Pakistan. In his first speech before the Constituent Assembly, Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah, the Founding Father of Pakistan, had guaranteed equal rights and opportunities for religious minorities in unambiguous terms. These included freedom to profess and practise their religions. Islam preaches tolerance in matters of faith and recognizes the right of everyone to subscribe to the religion of his own choice. The Sufis of the Subcontinent who popularized Islam in a dominantly Hindu society had in fact succeeded in converting large sections of population on account of their tolerance and humility.

Pakistan needs peace and harmony both in order to promote its security and develop its economy. Internal divisions can only help the enemies of Pakistan who do not want it to emerge as a stable and prosperous state. One of the stumbling blocks in the way of local and foreign investment in the country is the deterioration in the law and order brought about mainly by groups of terrorists playing havoc in the name of ethnicity and communalism. It is an open secret that agencies like the RAW have been training and equipping various terrorist outfits in order to destabilise the country. The activities of these terrorists suit the enemies of Pakistan in two ways. While they destabilise the country, they also provide propaganda material to the latter to malign Pakistan abroad. Under the circumstances, it is the duty of the *ulema* to promote tolerance so that terrorism of all types is brought under control. The government too must conduct a thorough investigation of the incident including a judicial inquiry in order to ascertain the causes which lead to such occurrence with a view to awarding punishment to those responsible for the crime.

دہشت گردی کی ایک واردات

سیالکوٹ کے نزدیک ایک قصبہ میں ہونے والے واقعہ کے بارہ میں رپورٹ جو کہ بظاہر دہشت گردی کی ایک واردات معلوم ہوتی ہے نے اُن بہت سے لوگوں کو ہلا کر رکھ دے گی جنہوں نے حال ہی میں نسلی اور فرقہ وارانہ فسادات میں وقفہ کی وجہ سے سکھ کا سانس لیا تھا۔ سوموار کے روز پانچ احمدی بیت الذکر میں مذہبی فرائض ادا کرتے ہوئے مارے گئے جبکہ 4 بری طرح زخمی ہوئے۔ جیسا کہ یہ واقعہ عبادت گاہ کے اندر ہوا اور فائرنگ کرنے والوں کے لوگوں پر بلا امتیاز فائر کھولنے کی وجہ سے ہر کوئی آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ واضح دہشت گردی اموات کا باعث بنی ہے۔

احمدیوں کو ۱۹۷۴ء میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا جس کے بعد انہیں مذہبی اصطلاحات کے استعمال اور ان علامات کے مظاہرہ سے جو صرف مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہیں قانوناً روک دیا گیا۔ ان سے یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ وہ تمام شناختی دستاویزات پر اپنے آپ کو مسلمان کی بجائے احمدی ظاہر کریں۔ قومی مردم شماری اور انتخابی فہرستوں کی تیاری کے دوران کوئی یہ سوچ سکتا تھا کہ معاملہ یہاں ختم ہو جائے گا اور اس جماعت کو دوسری مذہبی اقلیتوں کی طرح بلا خوف وخطر اور بلا امتیاز اپنے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت ہوگی۔ حالانکہ پاکستان ایک مسلم اکثریت کا ملک ہے لیکن ہندو، سکھ، عیسائی، پارسی اور احمدی بھی یہاں آباد ہیں۔ ان فرقوں کے بعض افراد نے مختلف شعبوں مثلاً تعلیم صحت سائنس اور ملک کی مسلح افواج میں خدمات بھی سرانجام دی ہیں۔ آئین پاکستان کی رو سے تمام اقلیتوں کو ایک ہی حیثیت حاصل ہے۔ بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح نے قانون ساز اسمبلی میں اپنی پہلی تقریر میں تمام مذہبی اقلیتوں کو واضح الفاظ میں یکساں حقوق اور مواقع کی ضمانت دی تھی۔ جس میں کوئی مذہب قبول کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی آزادی شامل تھے۔ اسلام مذہبی معاملات میں تحمل کی تلقین کرتا ہے اور اپنی پسند کا مذہب اختیار کرنے کے حق کی تعلیم کرتا ہے۔ برصغیر کے وہ صوفیاء جنہوں نے ہندو اکثریت والے معاشرے میں اسلام پھیلایا وہ درحقیقت اپنی اسی نرم خوئی، تحمل اور عاجزی کی وجہ سے ہی آبادی کے بڑے حصہ کے مذہب کو تبدیل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ پاکستان کو اپنی بقا اور معاشی ترقی کے لئے امن اور باہمی اتفاق واتحاد دونوں کی ضرورت ہے۔ اندرونی اختلافات محض ان دشمنوں کی مدد کر سکتے ہیں جو پاکستان کا ایک مضبوط اور کامیاب ریاست کے طور پر ترقی کرنا پسند نہیں کرتے۔

ملک کے اندر مقامی اور غیر ملکی سرمایہ کاری کے راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ دراصل ملک کے اندر مختلف دہشت گردوں کے گروہوں کی پھیلائی ہوئی دہشت گردی کے نتیجہ میں امن وامان میں ابتری ہے جو یہ تخریب کار لوگ مذہبی اور گروہی فرقہ واریت کے نام پر پھیلا رہے ہیں۔ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ مختلف خفیہ تنظیمیں مثلاً ''را'' وغیرہ ملک کے اندر مختلف دہشت گرد گروہوں کو اسلحہ اور تربیت دے رہے ہیں تا ملک کے اندر انتشار پھیلایا جائے ان دہشت گرد گروہوں کی سرگرمیاں دو طور سے دشمنوں کو فائدہ پہنچا رہی ہیں۔ اوّل یہ کہ ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کیا جائے دوسرے وہ اس طور سے ملک دشمن عناصر کو غیر قوموں میں وطن کے خلاف پراپیگنڈا کیلئے جواز بھی مہیا کرتے ہیں۔ ان حالات میں علماء کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ ملک کے اندر دہشت گردی پر قابو پانے کیلئے تحمل اور بردباری کی تلقین اور پرچار کریں۔ دوسری طرف حکومت کا بھی فرض ہے کہ وہ اس واقعہ کی مکمل اور جامع تحقیقات کروا، کر جس میں جوڈیشنل انکوائری بھی شامل ہو ان تمام عوامل کی نشاندھی کرے جو اس واقعہ پر منتج ہوئے اور ذمہ دار افراد کو عبرت انگیز سزائیں دے۔

The News International, Wednesday, November 1, 2000

Sectarianism's new ground

The latest sectarian killing can have serious diplomatic repercussions for Pakistan

The elements behind previous sectarian killings are now moving into the very sensitive realm of targeting the Ahmedis. This is the unavoidable conclusion that can be drawn from the attack on a religious gathering of Ahmedis on Monday morning. Unidentified gunmen opened fire on some 18 men who were listening to a cleric in a remote village of Ghatialian in Pasrur. Four people died on the spot while another man succumbed to his injuries in a Lahore hospital. Another dozen were injured in the attack.

This latest resurgence of sectarian terrorism, apart from having disturbing domestic repercussions, has acute international ramifications. This is so because the Ahmedi community abroad has been actively beating the drum of religious intolerance and persecution of Ahmedis in Pakistan. Pakistani missions abroad receive countless complaints, particularly from western human right groups, about this aspect of life in the country. In the light of this complex nature of the problem, the government will have to be extra cautious. Islamabad will have to take extra ordinary measures to protect the sanctity and respect of all places of worship, especially of the vulnerable religious groups.

As usual the administration has not ruled out the involvement of a foreign hand in the gruesome act to destabilise the country. A senior police officer has pointed finger at the Indian intelligence agency, Research and Analysis Wing (Raw), which is not unreasonable considering the highly organised manner in which the crime was executed and the close proximity of the village with the eastern border. Some familiar names of outfits which have a record of such attacks against the Ahmedis, are also being mentioned. But regardless of the forces behind this attempt to rock the country by whipping up sectarian trouble, it is the government's responsibility to nab and punish the culprits and prevent further attacks of this nature. More of the similar type of incidents can give credence to the propaganda of Pakistan's detractors that it is a country prone to terrorism and violence.

The incident also brings up the old issue of ridding the society of the gun culture which is at the root of all such eruptions. The interior ministry has issued many statements about banning illegal arms and ammunition. The result is missing. One way to neutralise terrorists is to deprive them of this enhanced capacity to kill by taking their weapons away.

دی نیوز (The News) یکم نومبر ۲۰۰۰ء

فرقہ واریت کا نیا رخ

حالیہ فرقہ وارانہ قتل وغارت گری کے پاکستان پر شدید سفارتی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ گزشتہ فرقہ وارانہ قتل وغارت کے پیچھے عناصر اب احمدیوں کو نشانہ بنانے کی وجہ سے انتہائی نازک دائرہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ یہ ناگزیر اور حتمی نتیجہ سوموار کی صبح احمدیوں کے مذہبی اجتماع پر ہونے والے حملہ سے نکالا جا سکتا ہے۔ پسرور کے ایک دور دراز کے گاؤں گھٹیالیاں میں نامعلوم اسلحہ برداروں نے قریباً ۱۸ آدمیوں پر جو کہ درس سن رہے تھے فائر کھول دیا۔ چار افراد موقع پر ہی جاں حق ہو گئے جبکہ ایک لاہور ہسپتال میں اپنے زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسا۔ مزید درجن بھر اس حملہ میں زخمی ہوئے۔ فرقہ واریت کی دہشت گردی پر مبنی یہ حالیہ لہر علاوہ ملک میں اندرونی خلفشار پیدا کرنے کے بین الاقوامی طور پر بھی ملک کو الگ تھلگ کر دے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بیرون ملک جماعت احمدیہ پاکستان میں احمدیوں سے مذہبی امتیاز برتنے اور ان پر ظلم روا رکھے جانے کا ڈھنڈورا پیٹتی رہتی ہے۔ بیرون ملک پاکستانی سفارت خانے کو ملک میں زندگی کے اس پہلو کے بارہ میں خصوصاً مغربی انسانی حقوق کی تنظیموں کی جانب سے لاتعداد شکایت موصول ہوتی رہتی ہیں مسئلہ کی اس پیچیدہ صورتحال کی روشنی میں حکومت کو غیر معمولی طور پر محتاط ہونا پڑے گا۔

یہ واقعہ معاشرہ کے گن کلچر جو کہ تمام خرابیوں کی جڑ ہے میں مبتلا ہونے کے پرانے مسئلہ کی طرف بھی توجہ مبذول کراتا ہے۔

وزارت داخلہ نے غیر قانونی اسلحہ اور گولہ بارود پر پابندی کے بارہ میں کئی بیانات جاری کئے ہیں۔ لیکن کوئی نیتجہ نہیں نکلا۔

اسلام آباد کو تمام عبادت گاہوں بالخصوص غیر محفوظ مذہبی جماعتوں کی عبادت گاہوں کے تقدس اور تعظیم کی حفاظت کے لئے غیر معمولی اقدام کرنے ہوں گے۔ حسب معمول انتظامیہ نے ملک کو غیر مستحکم کرنے والی اس خوفناک واردات میں غیر ملکی ہاتھ کے ملوث ہونے کے امکان کو رد نہیں کیا۔

ایک سینئر پولیس آفیسر نے انڈین انٹیلی جنس ایجنسی را کی بھی نشان دہی کی ہے جو کہ ایسی بعید از قیاس بھی نہیں۔ کیونکہ یہ جرم انتہائی پیشہ وارانہ مہارت سے کیا گیا ہے اور یہ گاؤں بھی انڈین سرحد کے بالکل قریب ہے۔ بعض ایسی معروف تنظیموں کے نام بھی لئے گئے ہیں جو احمدیوں کے خلاف اسی قسم کے حملوں کا ریکارڈ رکھتے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ ملک کے اندر فرقہ واریت کی اس نئی لہر کے پیچھے کون سی قوتیں کارفرما ہیں حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس قسم کے مزید حملوں کی روک تھام کے لئے مجرموں کو گرفتار کرے اور انہیں کیفر کردار تک پہنچائے۔ اس قسم کے واقعات کا تکرار پاکستان دشمن عناصر کے لئے پراپیگنڈا کا جواب مہیا کر سکتا ہے کہ یہ ملک دہشت گردی اور تشدد کا گہوارا ہے۔

اس واقعہ سے اس امر کی ضرورت اور بھی زیادہ شدت سے محسوس ہوتی ہے کہ ہمارے معاشرہ کو اسلحہ کلچر سے پاک کیا جائے جو دراصل اس قسم کے فسادات کی جڑ ہے۔ وازرت داخلہ غیر قانونی اسلحہ، بارود کے ممنوع قرار دینے کے بارے میں متعدد بیان جاری کر چکی ہے لیکن نتیجہ صفر ہے۔ دہشت گردوں کی قتل و غارت کی صلاحیت کو بے اثر کرنے کا واحد طریق یہی ہے کہ ان سے اسلحہ چھین لیا جائے۔

DAWN WEDNESDAY, NOVEMBER 1, 2000

Simply unpardonable

ON MONDAY morning when the Ahmadis gathered together at a place which they could not any longer call a mosque, to offer their prayers in a village in Sialkot, a couple of over-zealous 'Muslims' opened fire on them, killing five people and grievously injuring twice as many. A press note issued by the district magistrate, Sialkot, said blandly that the victims were 'Qadianis' and that all the wounded in the assault were in precarious condition. They had been moved to a 'safer place' by the district administration, the press note added. This is not the first instance when the Ahmadis have been subjected to inhuman treatment by a majority which thinks that, for whatever reasons it considers are plausible, the Ahmedis are outside the pale of Islam and that they must, therefore, be put to the sword.

The Ahmadis were anyhow declared a non-Muslim minority by a constitutional amendment under the late Zulfikar Ali Bhutto in the seventies. He claimed privately that he had taken this step to 'save' the Ahmadis from being massacred *en masse*. How has this helped? Nearly 25 years have passed and intolerance against the minorities has gone on with unabated malevolence.

It is not the Ahmadis alone who have been at the receiving end of the majority's 'largesse'. The Christians, too, have had a bitter taste of 'tolerance' to which the majority is committed by the very faith it professes. We find no words strong enough to condemn the unpardonable crime that has been committed against the hapless Ahmadis in a remote village in Sialkot district. It is time the government woke up to protect and preserve the constitutionally-guaranteed rights of the minorities to profess their faiths in whatever manner they deem fit. The right to religious freedom is not negotiable in any civilized society. Nor can it be abridged in any manner whatsoever. It is now for the government to stand up and be counted among the defenders of basic rights guaranteed by Islam and also by the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

روزنامہ ڈان DAWN یکم نومبر ۲۰۰۰ء

قطعی نا قابل معافی

سوموار کی صبح جب سیالکوٹ کے ایک گاؤں میں کچھ احمدی نماز کی ادائیگی کے لئے ایک ایسی جگہ جسے وہ اب مسجد نہیں کہہ سکتے جمع تھے چند جنونی ''مسلمانوں نے ان پر فائر کھول دیا جس کے نتیجہ میں ۵ افراد جاں بحق اور اس سے دگنی تعداد میں بری طرح زخمی ہو گئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ کی طرف سے جاری کردہ اخباری بیان میں صراحت سے کیا گیا ہے کہ حملے کا شکار ہونے والے قادیانی ہیں اور زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔ اخباری بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ضلعی انتظامیہ نے انہیں ایک نسبتاً محفوظ مقام پر پہنچا دیا ہے۔

یہ پہلا موقعہ نہیں ہے کہ احمدیوں کو ایک ایسی اکثریت نے غیر انسانی سلوک کا نشانہ بنایا ہے جو اپنی دانست میں بڑے مضبوط دلائل کی بناء پر احمدیوں کو غیر مسلم گردانتی اور واجت القتل قرار دیتی ہے۔ بہر حال احمدیوں کو ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ آنجہانی ذوالفقار علی بھٹو نے ستر کی دہائی میں غیر مسلم قرار دیا تھا۔ اس نے ایک نجی مجلس میں یہ دعویٰ کیا تھا کہ دراصل اس نے یہ قدم احمدیوں کو قتل عام سے بچانے کے لئے اٹھایا تھا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ حفاظت کس طرح عمل میں آئی۔ ۲۵ سال گزر چکے ہیں اقلیتوں کے خلاف تشدد میں اور بھی زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔ صرف احمدی ہی اکثریت کے اس ''انعام واکرام'' کا نشانہ نہیں بنے بلکہ عیسائیوں کو بھی اکثریتی مذہب کے دیئے ہوئے اس تحفہ ''تحمل اور رواداری'' کے تلخ گھونٹ پینے پڑے ہیں۔

ہمارے پاس ضلع سیالکوٹ کے ایک دور آفتادہ گاؤں میں بے کس اور بدقسمت احمدیوں کے ساتھ پیش آنے والے اس نا قابل معافی جرم کی مذمت کا حق ادا کرنے والے پرزور الفاظ نہیں۔

اب وقت ہے کہ حکومت اقلیتوں کو حاصل آئینی حقوق کی حفاظت کے لئے بیدار ہوتا کہ وہ اپنے عقائد کے مطابق جس طرح چاہیں اپنے مذہبی فرائض بجالا سکیں۔ کسی بھی مہذب معاشرہ میں مذہبی آزادی پر سودے بازی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی اس میں کسی قسم کی تخفیف کی جاسکتی ہے۔ حکومت کو اب اٹھ کھڑا ہونا چاہیئے تا کہ وہ ان بنیادی حقوق کی محافظ سمجھی جائے جس کی اسلام اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ضمانت دیتا ہے۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور (2) 31 اکتوبر 2000ء

نارووال کے قریب قادیانیوں کی عبادتگاہ میں فائرنگ 5 ہلاک 16 زخمی

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے ملزموں کی فوری گرفتاری کا حکم دیدیا' واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ضلعی انتظامیہ کے علاوہ آئی جی پنجاب ملک آصف حیات بھی موقع پر پہنچ گئے اور جائے وقوعہ کا معائنہ کیا

نامعلوم مسلح کار سوار علی الصباح گھٹیالیاں میں واقع "بیت الذکر" پہنچے' دو افراد اچانک اندر گھسے اور اندھا دھند فائرنگ کر دی' 4 افراد موقع پر ہلاک جبکہ باقی ہسپتالوں میں پہنچ کر دم توڑ گئے

سیالکوٹ' نارووال (نامہ نگاران + کے پی آئی) قادیانیوں کی عبادت گاہ میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے پانچ قادیانی ہلاک جبکہ 16 زخمی ہو گئے۔ سیالکوٹ سے نامہ نگار کے مطابق واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ضلعی انتظامیہ کے علاوہ آئی جی پنجاب ملک آصف حیات بھی موقع پر پہنچ گئے اور جائے وقوعہ کا معائنہ کیا۔ تھانہ قلعہ کالروالہ کے علاقہ گھٹیالیاں میں پانچ نامعلوم مسلح افراد نے فائرنگ کر کے 5 قادیانیوں کو موت کے گھاٹ اور سات افراد کو زخمی کر دیا۔ بتایا گیا ہے

بقیہ نمبر 1 صفحہ 11 پر

واقعہ پر ڈی سی سیالکوٹ کا پریس نوٹ

لاہور (پ ر) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ محمد عرفان الٰہی نے موضع گھٹیالیاں تحصیل پسرور کے واقعہ کے بارے میں مندرجہ ذیل پریس نوٹ جاری کیا ہے۔ آج صبح سوا چھ بجے

بقیہ نمبر 2 صفحہ 11 پر

بقیہ 1: 5 قادیانی ہلاک

کہ گزشتہ روز صبح ساڑھے پانچ بجے موضع گھٹیالیاں کے بیت الذکر میں قادیانی عبادت میں معروف تھے کہ نامعلوم حملہ آوروں نے اندھا دھند گولیاں برسا کر چار افراد افتخار' عباس' شہزاد اور عطاء اللہ کو موقع پر ہی ہلاک کر دیا۔ جبکہ سات افراد شدید زخمی ہو گئے۔ ایک اور زخمی غلام محمد بعد ازاں دم توڑ گیا۔ اطلاع ملتے ہی ڈپٹی کمشنر محمد عرفان الٰہی اور ایس ایس پی محمد غالب علی بندیشہ موقع پر پہنچ گئے۔ نارووال سے نامہ نگار کے مطابق حملہ آور کار پر آئے۔ فائرنگ سے زخمی ہونے والوں میں سے ایک کو نازک حالت کے پیش نظر لاہور ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ واقعات کے مطابق بیت الذکر میں حسب معمول جونہی درس کا سلسلہ ختم ہوا تو ایک کار پہنچی اور اچانک اس میں سے دو مسلح افراد باہر آئے اور انہوں نے عبادت گاہ میں داخل ہو کر اندھا دھند فائرنگ کر دی' جس کے نتیجہ میں افتخار احمد اور شہزاد موقع پر دم توڑ گئے۔ جبکہ عطاء اللہ' عباس اور غلام محمد زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ہسپتال میں دم توڑ گئے۔ جبکہ نصیر احمد' محمد عارف' ندیم غلام محمد' ماسٹر محمد اسلم' ان کا بیٹا عظیم اسلم اور دوسرا بیٹا ندیم اسلم شدید زخمی ہو گئے۔ جنہیں نارووال سول ہسپتال میں اے ڈی سی جی قمر صدیقی کی زیر نگرانی ڈاکٹروں کی ایک ٹیم طبی امداد دے رہی ہے۔ جبکہ ہلاک شدگان میں درس دینے والے نصاراللہ کے بھائی عطاء اللہ بھی شامل ہیں۔ ایک زخمی کے مطابق گاؤں میں کوئی فرقہ وارانہ کشیدگی نہیں اور جو واردات ہوئی ہے اس کا کوئی شائبہ یا امکان نہیں تھا۔ کچھ کے خیال میں دہشت گردی کے امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ جبکہ اس وقوعہ سے علاقہ میں خوف وہراس پھیل گیا ہے۔ سیالکوٹ سے کے پی آئی کے مطابق فائرنگ کے واقعہ میں 16 افراد زخمی ہوئے۔ جن میں سے آٹھ کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ واقعہ کے فوری بعد پولیس کے مسلح دستوں نے حفاظتی طور پر علاقہ کو گھیرے میں لے لیا۔ ایس ایس پی سیالکوٹ نے ضلعی پولیس کو الرٹ کر دیا ہے اور سخت حفاظتی اقدامات ترتیب دے دیئے گئے ہیں۔ دریں اثناء چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف اور گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمد صفدر نے قلعہ کالروالا کے علاقہ موضع گھٹیالیاں میں رونما ہونے والی واردات کے بارے میں کمشنر گوجرانوالہ اور ڈی آئی جی گوجرانوالہ رینج سے تفصیلی رپورٹ طلب کر لی اور ملزمان کو فوری سراغ لگا کر گرفتار کرنے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ مزید برآں پولیس نے سانحہ قلعہ کالروالا کے قاتلوں کے سراغ کے لئے ہنگامی اقدامات کئے ہیں۔ پولیس ترجمان کے مطابق یہ تمام سانحہ دشمنی کی وجہ سے بھی رونما ہو سکتا ہے۔ قادیانیوں نے کچھ عرصہ قبل موضع گھٹیالیاں میں ایک سنی جماعت کے رکن کو قتل کر دیا تھا۔ تاہم پولیس تمام امکانات کا جائزہ لے رہی ہے۔

بقیہ 2: پریس نوٹ

کے قریب قادیانیوں کے بیت الذکر گھٹیالیاں واقع نارووال مرید کے روڈ پر چار نامعلوم افراد ایک گاڑی میں سوار ہو کر آئے۔ جن میں سے دو افراد گاڑی کے پاس کھڑے رہے۔ جبکہ دو مسلح افراد نے بیت الذکر کے اندر داخل ہو کر اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ جس سے وہاں پر موجود بیس پچیس افراد میں سے بارہ افراد مضروب ہوئے' زخمیوں میں ایک موقع پر ہی ہلاک ہو گیا' جبکہ دو افراد نارووال ہسپتال پہنچنے کے بعد دم توڑ گئے جبکہ دو زخمی لاہور پہنچ کر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسے۔ موضع گھٹیالیاں نارووال مرید کے روڈ پر شیخوپورہ نارووال اور سیالکوٹ کی سرحد پر واقع ہے۔ لہٰذا تینوں اضلاع کی پولیس ملزمان کی گرفتاری کے لئے سرگرم عمل ہے۔ عینی شاہدوں نے بتایا ہے کہ ملزمان بدوملہی کی طرف سے آئے تھے اور واردات کرنے کے بعد نارووال کی طرف فرار ہو گئے۔

روزنامہ پاکستان لاہور (2) 31 اکتوبر 2000ء

پسرور کے قریب قادیانی عبادت گاہ پر حملہ 5 ہلاک 8 زخمی

گھٹیالیاں گاؤں کے قادیانی مرکز سے صبح ساڑھے چھ بجے درس سننے کے بعد لوگ باہر آرہے تھے کہ چار مسلح افراد نے اندھادھند فائرنگ کردی اور باہر کھڑی اپنی کار میں سوار ہو کر فرار ہوگئے

فائرنگ سے دو افراد موقع پر ہلاک ہوگئے' تین نے ہسپتال جاتے ہوئے دم توڑ دیا' مسلح افراد کی گرفتاری کیلئے ضلع بھر کی ناکہ بندی' چیف ایگزیکٹو اور گورنر پنجاب کی طرف سے ملزموں کی فوری گرفتاری کی ہدایت

گھٹیالیاں کے مکینوں کی اکثریت قادیانی ہے' جبکہ سنی فرقے کے کچھ لوگ بھی گاؤں میں رہائش پذیر ہیں' کچھ عرصہ قبل قادیانیوں نے ایک سنی شخص کو ہلاک کردیا تھا' پولیس دشمنی کے اس پہلو کا بھی جائزہ لے رہی ہے

سیالکوٹ' میگنٹ' نارووال (نمائندگان + ایجنسیاں) تھانہ قلعہ کالروالہ کے علاقہ گھٹیالیاں میں دہشت گردی کی واردات میں نامعلوم مسلح دہشت گردوں نے قادیانیوں کی عبادت گاہ پر اندھادھند فائرنگ کرکے 5 قادیانیوں کو ہلاک جبکہ 8 قادیانیوں کو شدید زخمی کر دیا اور اپنی کار میں فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ دہشت گردی کی یہ واردات سوموار کی صبح ساڑھے 6 بجے ہوئی جب قادیانیوں کی بڑی تعداد گاؤں میں اپنے بیت الذکر میں عبادت کے بعد واپس گھروں کو جارہی تھی ان لوگوں کو دہشت گردوں نے اسلحہ کے زور پر اندر دھکیل دیا اور یکے بعد دیگرے تین برسٹ مارے جس کے نتیجہ میں افتخار اور شہزاد موقع پر اور باقی تین راستہ میں نارووال ہسپتال جاتے ہوئے دم توڑ گئے۔ عینی شاہدوں کے مطابق کار سوار دہشت گردوں نے ایک نالہ کے قریب کار کھڑی کی اور مرکز کے اندر داخل ہوگئے انہوں نے بعض افراد کو بٹ بھی مارے۔ بیت الذکر میں ہر طرف خون ہی خون تھا درس دینے والے خطیب مشتاق احمد کا بھائی عطاء اللہ دہشت گردوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگیا۔ شدید زخمیوں کو پسرور ہسپتال کی بجائے نارووال ہسپتال لایا گیا چونکہ پسرور روڈ خراب تھی ہلاک ہونے والوں میں

بقیہ نمبر 18 صفحہ 6 پر ملاحظہ فرمائیں

18 تفتیش

افتخار' شہزاد' عطاء اللہ' عباس اور غلام محمد شامل ہیں واقعہ کے بعد ایس ایس پی سیالکوٹ غالب علی' ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ عرفان الٰہی پولیس کی بھاری نفری اور خفیہ ایجنسیوں کے اہلکار موقع پر پہنچ گئے اور علاقہ کو گھیرے میں لے کر تحقیقات شروع کردیں۔ جس گاؤں گھٹیالیاں میں دہشت گردی کی واردات ہوئی وہ قادیانیوں کا گڑھ شمار ہوتا ہے اور گاؤں میں قادیانیوں کی بہت بڑی تعداد رہائش پذیر ہے جبکہ سنی فرقہ سے تعلق رکھنے والوں کے لوگ بھی گاؤں میں رہتے ہیں تھانہ قلعہ کالروالہ کے علاقہ میں وقوعہ کے روز ختم نبوت کانفرنس بھی منعقد ہونا تھی جس میں سپاہ صحابہؓ کے راہنما مولانا علی شیر حیدری کے علاوہ ممتاز علماء کرام نے بھی مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کرنا تھی تاہم سانحہ کے بعد مذکورہ کانفرنس کے پروگرام کو منسوخ کروادیا گیا۔ دریں اثناء چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف اور گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمد صفدر نے قلعہ کالروالا کے علاقہ موضع گھٹیالیاں میں دہشت گردی کی واردات کے بارے میں کمشنر گوجرانوالہ اور ڈی آئی جی گوجرانوالہ رینج سے تفصیلی رپورٹ طلب کرلی ہے اور ملزمان کا فوری سراغ لگا کر گرفتار کرنے کے احکامات جاری کردیئے ہیں۔ مزید برآں پولیس نے سانحہ قلعہ کالروالا کے قاتلوں کے سراغ کیلئے ہنگامی اقدامات کئے ہیں پولیس ترجمان کے مطابق یہ سانحہ سابق دشمنی کی وجہ سے بھی رونما ہوسکتا ہے قادیانیوں نے کچھ عرصہ قبل موضع گھٹیالیاں میں ایک سنی جماعت کے رکن کو قتل کردیا تھا تاہم پولیس تمام امکانات کا جائزہ لے رہی ہے پولیس ترجمان کے مطابق ابھی تک کسی بھی جماعت یا گروہ نے واقعہ کی ذمہ داری قبول نہیں کی تاہم پولیس افسران تفتیش کررہے ہیں واردات میں استعمال ہونے والی کار کی تلاش بھی جاری ہے اس سلسلے میں پولیس نے ضلع بھر کی ناکہ بندی کردی ہے۔

روزنامہ دن لاہور (7) منگل 31 اکتوبر 2000ء

قلعہ کالروالا قادیانیوں کی عبادت گاہ میں فائرنگ 5 ہلاک

پیر کی علی الصبح موضع گھٹیالیاں کے بیت الذکر میں درس سننے کے بعد لوگ عبادت گاہ سے نکلنے لگے تو کار سوار چار افراد نے اسلحہ کے زور پر انہیں دوبارہ اندر دھکیل دیا

ایک حملہ آور گیٹ پر کھڑا ہو گیا جبکہ اسکے تین ساتھیوں نے اندر جا کر اندھا دھند گولیاں برسا دیں، دو افراد موقع پر ایک ہسپتال لے جاتے ہوئے راستے میں اور دو لاہور پہنچ کر دم توڑ گئے

سیالکوٹ + نارووال (بیورو رپورٹ + نامہ نگار + ایجنسیاں) تھانہ قلعہ کالروالا سے چند فرلانگ دور بدوملہی روڈ پر موضع گھٹیالیاں میں نامعلوم کار سواروں نے قادیانیوں کی عبادت گاہ پر اندھا دھند فائرنگ کر کے 5 افراد کو ہلاک اور 16 کو شدید زخمی کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق پیر کی علی الصبح قادیانی عبادت گاہ بیت الذکر میں مولوی

بقیہ قادیانی عبادت گاہ 35

مشتاق احمد درس دے رہے تھے کہ باہر ایک سفید رنگ کی کار آ کر رکی، اسی اثناء میں درس ختم ہو گیا اور لوگ باہر نکل رہے تھے کہ کار سے اترنے والے چار افراد، جو جدید ہتھیاروں سے لیس تھے، نے انہیں واپس اندر جانے کے لئے کہا اور پھر خود بھی اندر چلے گئے اور اندھا دھند گولیاں برسا دیں جس سے لوگ زخمی ہو کر گرنے لگے۔ عینی شاہدوں کے مطابق 3 حملہ آور فائرنگ کرتے رہے جبکہ ان کا ایک ساتھی باہر پہرے پر کھڑا رہا۔ فائرنگ سے افتخار اور شہزاد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے جبکہ مولوی مشتاق کا بھائی عطاء اللہ ہسپتال لے جاتے ہوئے راستے میں دم توڑ گیا جبکہ 2 افراد غلام محمد اور عباس لاہور کے ہسپتال میں چل بسے۔ شدید زخمیوں میں ماسٹر اسلم اور اس کے 3 بیٹے نعیم اسلم، ندیم اسلم اور عظیم اسلم بھی شامل ہیں۔ زخمیوں کو ویگنوں میں ڈال کر ہسپتال پہنچایا گیا۔ پولیس اطلاع ملنے کے باوجود ایک گھنٹہ تاخیر سے پہنچی۔ واضح رہے کہ ربوہ کے بعد گھٹیالیاں قادیانیوں کا سب سے بڑا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ واردات کے بعد پورے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ پولیس نے ملزموں کی گرفتاری کے لئے علاقے کی ناکہ بندی کر دی ہے۔ رات گئے تک زخمیوں میں سے 2 کی حالت نازک ہے۔

چیف ایگزیکٹو اور گورنر پنجاب نے واقعہ کی رپورٹ طلب کر لی، ملزمان جلد گرفتار کرنے کا حکم

سیالکوٹ (کے پی آئی) چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف اور گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمد صفدر نے قلعہ کالر والا کے علاقہ موضع گھٹیالیاں میں دہشت گردی کی واردات

بقیہ نمبر 36 صفحہ 7 پر

بقیہ سانحہ قلعہ کالروالا 36

کے بارے کمشنر گوجرانوالہ اور ڈی آئی جی گوجرانوالہ رینج سے تفصیلی رپورٹ طلب کر لی ہے اور ملزمان کے فوری سراغ لگا کر گرفتار کرنے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ مزید برآں پولیس نے سانحہ قلعہ کالروالا کے قاتلوں کے سزا کیلئے ہنگامی اقدامات کئے ہیں۔ پولیس ترجمان کے مطابق یہ سانحہ سابقہ دشمنی کی وجہ سے بھی رونما ہو سکتا ہے۔ قادیانیوں نے کچھ عرصہ قبل موضع گھٹیالیاں میں ایک سنی جماعت کے رکن کو قتل کر دیا تھا۔ تاہم پولیس تمام امکانات کا جائزہ لے رہی ہے۔

آئی جی پنجاب اطلاع ملتے ہی جائے وقوعہ پر پہنچ گئے

سیالکوٹ (بیورو رپورٹ) موضع گھٹیالیاں میں قادیانی عبادت گاہ پر حملہ کی اطلاع ملتے ہی آئی جی پنجاب آصف حیات ملک جائے وقوعہ پر پہنچ گئے اور ملزموں کی جلد گرفتاری کی ہدایات جاری کیں۔

مذہبی کشیدگی کا خطرہ: قلعہ کالروالا میں ختم نبوت کانفرنس منسوخ کر دی گئی

کانفرنس ضلعی انتظامیہ کی درخواست پر منسوخ کی گئی، آج علامہ علی شیر حیدری نے خطاب کرنا تھا

سیالکوٹ (کے پی آئی) ضلعی انتظامیہ کی اپیل پر مذہبی کشیدگی کے پیش نظر قلعہ کالروالا میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس منسوخ کر دی گئی۔ یاد رہے کہ آج کانفرنس میں سپاہ صحابہ کے سرپرست علامہ علی شیرؒ حیدری نے خطاب کرنا تھا۔

DAILY JANG LAHORE OCTOBER 31, 2000

نارووال مریدکے روڈ پر قادیانیوں کی عبادتگاہ پر فائرنگ 5 ہلاک 7 زخمی

تھانہ قلعہ کلروالا کے گاؤں گھٹیالیاں میں علی الصبح کار سواروں نے بیت الذکر میں گھس کر عبادت کرنیوالوں پر فائر کھولدیا

ملزموں کی تعداد چار تھی دو باہر گاڑی میں ہی رہے، نارووال کی طرف فرار ہوگئے، تین اضلاع کی پولیس گرفتاری کیلئے سرگرم

پسرور (نمائندگان جنگ + پ ر) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ نے موضع گھٹیالیاں تحصیل پسرور کے واقعہ کے حوالے سے سرکاری پریس نوٹ میں بتلایا ہے کہ کل صبح سوا چھ بجے کے قریب قادیانیوں کے بیت الذکر گھٹیالیاں واقع نارووال مرید کے روڈ پر چار نامعلوم افراد ایک گاڑی میں سوار ہو کر آئے جن میں سے دو افراد گاڑی کے پاس کھڑے رہے جبکہ دو مسلح افراد نے بیت الذکر کے اندر داخل ہو کر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس سے وہاں پر موجود بیس پچیس افراد میں سے بارہ افراد زخمی ہو گئے۔ ان میں ایک موقع پر

باقی صفحہ 14 کالم 2 پر

سیالکوٹ (کے پی آئی + نمائندہ جنگ) چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف اور گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمد صفدر نے قلعہ کالر والا کے علاقہ موضع کیٹیالیاں میں دہشت گردی کی واردات کے بارے کمشنر گوجرانوالہ اور ڈی

باقی صفحہ 14 کالم 2 پر

بقیہ موضع گھٹیالیاں

ہی ہلاک ہو گیا جبکہ دو افراد نارووال ہسپتال پہنچنے کے بعد دم توڑ گئے جبکہ دو زخمی لاہور پہنچ کر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسے۔ موضع گھٹیالیاں نارووال مرید کے روڈ پر شیخوپورہ نارووال اور سیالکوٹ کی سرحد پر واقع ہے۔ تینوں اضلاع کی پولیس ملزموں گرفتاری کے لئے سرگرم عمل ہے۔ عینی شاہدوں نے بتلایا ہے کہ ملزم بدوملہی کی طرف سے آئے تھے اور واردات کرنے کے بعد نارووال کی طرف فرار ہو گئے۔ پسرور سے نامہ نگار کے مطابق ملزموں کی کار کا نمبر غیر ملکی تھا۔ مرنے والوں میں افتخار احمد، شہزاد احمد، غلام محمد، عطاء اللہ اور عباس علی جبکہ زخمیوں میں محمد بوٹا، ندیم احمد، تحسین احمد، ماسٹر محمد اسلم اور نصیر احمد وغیرہ شامل ہیں۔ سیالکوٹ سے نمائندہ جنگ کے مطابق یہ واردات تھانہ قلعہ کالروالا کے علاقے میں ہوئی۔ زخمیوں کی تعداد سات ہے۔ انہیں مختلف ہسپتالوں میں داخل کرا دیا گیا۔ نارنگ منڈی سے نامہ نگار کے مطابق کھٹیالیاں علاقے میں قادیانیوں کا مرکز شمار ہوتا ہے جو ربوہ کے ہیڈ کوارٹر بننے سے پہلے مرکزی ہیڈ کوارٹر بھی رہا ہے۔ واردات کے تمام افراد عبادت میں معروف تھے۔

بقیہ رپورٹ طلب

آئی جی گوجرانوالہ رینج سے تفصیلی رپورٹ طلب کر لی ہے اور ملزمان کی فوری گرفتار کرنے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ پولیس ترجمان کے مطابق یہ سانحہ سابقہ دشمنی کی وجہ سے بھی رونما ہو سکتا ہے۔ قادیانیوں نے کچھ عرصہ قبل موضع کٹیالیاں میں ایک سنی جماعت کے رکن کو قتل کر دیا تھا۔ تاہم پولیس تمام امکانات کا جائزہ لے رہی ہے۔ سیالکوٹ سے نمائندہ جنگ کے مطابق اطلاع ملتے ہی انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب آصف حیات ملک بھی موقع پر پہنچ گئے اور انہوں نے ملزمان کی فوری گرفتاری کا حکم دیتے ہوئے ایس ایس پی کو ماہر اور تجربہ کار پولیس افسران پر مشتمل پارٹیاں تشکیل دے کر ملزمان کی گرفتاری کی ہدایت کی ہے۔ گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمد صفدر نے بھی دہشت گردی کی تفصیلی رپورٹ طلب کر لی ہے۔

اداریہ

نئ زندگی

○ وہ بڑا ہی خوش قسمت انسان ہے جو رمضان کے ایامِ نو بہار پا کر ایک نئی زندگی حاصل کر لیتا ہے۔ یہ زندگی اسے فنا فی اللہ کا مقام دیتی ہے۔ رمضان المبارک وہ روحانی بہار ہے جو اپنے حسن و رعنائی سے ایک سالک کو عاشق دلبر بناتی ہے۔ ان شب و روز سے مستفیض ہونے والے سے ہر لمحہ ہر لحظہ نیکیوں کا صدور ہوتا ہے اور یوں اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور تمام منفی تحریکات کی طاقتیں سلب ہو جاتی ہیں۔ گویا اس کیلئے جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں۔

○ ان معدود ایام کی غرض و غایت تو وہ قرب الٰہی ہے جو کمالِ عبودیت سے ہی ممکن ہے جو انہی مبارک دنوں میں حاصل ہو سکتے ہیں جب ایک بندہ رضائے الٰہی اور صبر و استقلال سے اپنے شب و روز گزارتا ہے اور ایک طور سے اپنے اوپر ایک موت وارد کرتا ہے۔ اللہ کی راہ میں دکھ درد برداشت کرنا، دکھی انسانیت کے لئے جاں نثاری اختیار کرنا یہی وہ موت ہے جو ایک نئی زندگی کو جنم دیتی ہے۔

○ پھر یہی وہ ایام ہیں جب ربّ کریم اپنے بندے کی پکار کا جواب اِنّی قَرِیب سے دیتا ہے۔ اور یہ کہہ کر یقین دلاتا ہے کہ میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔ قبولیتِ دعا کے لئے یہاں دو شرطیں بیان کی گئی ہیں۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْلِی کہ تم مجھے قبول کرو یعنی میری محبت پانے کے لئے میری باتیں مانو اور اپنی خواہشات و مرضیات پر فنا وارد کر دو۔ (۲) وَلْيُؤمِنُوا بِی اور مجھ پر یقین رکھو۔ تو جو شخص اس قانون پر چلتا ہے اور دعائیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دعا کو سنتا ہے اور شرف قبولیت سے نوازتا ہے ایسی دعائیں ظاہری اسباب کی محتاج بھی نہیں رہتیں بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے حضور سے ''اسباب'' تخلیق فرماتا ہے کیونکہ اس قادر مطلق کے سامنے کوئی بات ناممکن نہیں۔

○ چند ہفتے پہلے گھٹیالیاں اور تخت ہزارہ کے احمدیوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت عظمیٰ عطا فرمائی ہے کہ انہوں نے راہ مولیٰ میں اپنی جان کی قربانی دی اور ''مِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ'' کے مصداق ٹھہرے انہوں نے اپنے خون سے اس سرزمین کو سیراب کیا اور ماضی کی تاریخ کو دہرایا۔ اس قابل رشک قربانی پر ہماری دعائیں اس مجیب ربّ کریم ـــ ـــ کے حضور ہیں جو ''اِنّی قریب'' کی نوید دیتا ہے۔

موجودہ حالات کے ناطہ سے ان مبارک دنوں میں احباب سے خصوصی دعاؤں کی تحریک ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کو کامل شفا دے عطا کرے نیز مذکورہ سانحہ میں جان کی قربانی دینے والے عظیم فرزندوں کو اعلیٰ علیین میں مقام خاص عطا فرمائے اور ہمیں رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا کے مومنانہ جذبات ودیعت فرمائے۔ خدا کرے کہ یہ رمضان ہمارے لئے حیاتِ نور کا موجب بنے۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور (11) یکم نومبر 2000ء

سانحہ گھٹالیاں کے مقتولین سپرد خاک: علاقے میں خوف وہراس

ڈسٹرکٹ پولیس نے دہشت گردوں کی مخبری پر 3 لاکھ انعام رکھ دیا

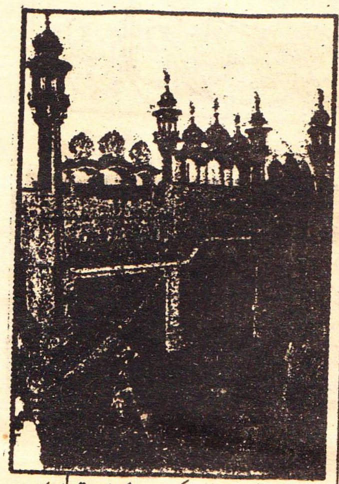
سیالکوٹ + نارنگ منڈی (نامہ نگاروں سے) پولیس تھانہ قلعہ کالروالہ نے گھٹالیاں میں قتل ہونے والے پانچ افراد کے سلسلے میں ایک شخص مشتاق احمد کی رپورٹ پر چار نامعلوم مسلح افراد کے خلاف زیر دفعہ 324/302 اور انسداد دہشت گردی ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت مقدمہ درج

بقیہ: 16 دہشت گردی

کرلیا ہے۔ مشتاق احمد نے پولیس کو بتایا کہ ہم قادیانی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ہمارے ساتھ مذہبی دہشت گردی کی گئی۔ یاد رہے کہ گزشتہ صبح ساڑھے پانچ بجے چار نامعلوم مسلح افراد نے بیت الذکر میں فائرنگ کر کے شہزاد' افتخار' غلام محمد' عطاءاللہ اور عباس کو قتل کردیا تھا۔ دریں اثناء تمام بے گناہ افراد کی نعشیں پوسٹ مارٹم کے بعد ان کے ورثا کے حوالے کردی گئی ہیں جنہیں ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کردیا گیا۔ اس موقع پر پورا علاقہ سہما ہوا تھا ہر جگہ دہشت گردی موضوع بحث بنی ہوئی تھی۔ پورے گاؤں میں کہرام بپا تھا صف ماتم بچھی تھی۔ مقتولین کے قریبی عزیز واقارب پر سکتہ طاری تھا اور مقتولین کی بیگمات اور دیگر خواتین کو غشی کے دورے پڑ رہے ہیں۔ عینی شاہدوں نے بتایا کہ نامعلوم دہشت گردوں نے اس قدر منظم طریقے سے دہشت گردی کی ہے کہ پورا گاؤں دم بخود اور وحشت زدہ رہ گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے اس سانحہ کی تفتیش پولیس کی بجائے حساس اداروں کے سپرد کردی ہے اور قادیانیوں کی عبادتگاہوں کی سکیورٹی سخت کرنے کے احکامات جاری کردیئے ہیں۔ ادھر ڈسٹرکٹ پولیس سیالکوٹ کی ایک پریس ریلیز کے مطابق قادیانی فرقہ کی عبادت گاہ پر آسمانی رنگ کی کار جس کی سائیڈ پر کالی پٹی ہے' میں سوار نامعلوم دہشت گردوں کی نشاندہی' اطلاع دینے والے یا گرفتار کرانے والے شخص کو تین لاکھ روپے نقد انعام دیا جائے گا اس کے متعلق اطلاع درج ذیل فون نمبروں پر دی جاسکتی ہے۔ سیالکوٹ ریسکیو 15' 261600' 261700' 266566' پسرور 442626۔ اطلاع دینے والے کا نام صیغہ راز میں رکھا جائے گا۔

دہشت گردی افسوسناک اور قابل مذمت ہے: جماعت احمدیہ

ربوہ (پ ر) جماعت احمدیہ نے گزشتہ روز سیالکوٹ کے قریبی گاؤں گھٹالیاں کی احمدی عبادت گاہ میں دہشت گردی کے واقعہ کو جس میں پانچ افراد ہلاک اور 7 زخمی ہوئے انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت قرار دیا ہے۔ جماعت احمدیہ کی ایک پریس ریلیز میں اخبارات میں شائع ہونے والی اس خبر "یہ واقعہ سابقہ دشمنی کی بنا پر بھی ہو سکتا ہے" کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس طرح دہشت گردی کی تحقیقات کا رخ غلط طرف موڑنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ جماعت کے ترجمان نے کہا ہے کہ ایک عرصہ سے احمدیوں کے خلاف نفرت کی فضا پیدا کی جارہی ہے جس کا کوئی جواز نہیں۔ ہم اب تک کے حکومت پاکستان کے رویئے سے مایوس ہیں۔



نارووال: قادیانیوں کی عبادت گاہ میں مقتولین کا بکھرا ہوا خون اور ڈش انٹینا نظر آرہا ہے

روزنامہ پاکستان لاہور (2) یکم نومبر 2000ء

قادیانی عبادت گاہ پر حملے سے قبل کھلم کھلا دھمکیاں دی جارہی تھیں، جماعت احمدیہ کا ردعمل

ربوہ (پ ر) جماعت احمدیہ کے ترجمان نے قادیانیوں کی عبادت گاہ میں دہشت گردی کی مذمت کرتے ہوئے اس کو انتہائی افسوسناک قرار دیا ہے ایک بیان میں

11 ترجمان

ترجمان نے احمدی مخالف علماء کی طرف سے سرعام جلسوں میں قادیانیوں کے خلاف اشتعال انگیز تقریروں اور اخباری بیانات کے ذریعے احمدیوں کو سنگین نتائج کی دھمکیاں دی جارہی تھیں ان جارحانہ رویوں کے باوجود حکومت کی طرف سے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی ترجمان نے کہا کہ احمدیوں کے لئے پرامن مذہبی تقریبات منعقد کرنے کی بھی اجازت نہیں۔ ترجمان نے کہا کہ قادیانیوں پر ایک عرصہ سے عقیدہ کی بنیاد پر مظالم ہو رہے ہیں اور نفرت کی فضا پیدا کی جارہی ہے لیکن یہ بات صرف عقیدہ تک محدود نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جماعت احمدیہ نے صبر ورضا کا نمونہ پیش کیا حکومت پاکستان کے اب تک کے رویہ سے ہم مایوس ہیں۔

روزنامہ جنگ لاہور

بدھ 4/ شعبان المعظم 1421ھ یکم نومبر 2000ء

دہشت گردی کا ایک اور تشویشناک مظاہرہ

نارووال مرید کے روڈ پر موضع گھٹیالیاں میں دہشت گردوں نے قادیانیوں کی عبادت گاہ پر حملہ کر کے 5 افراد کو ہلاک اور سات کو زخمی کر دیا ملزمان فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہو گئے۔ چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے اس واقعہ کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے گورنر پنجاب اور آئی جی پنجاب کو ہدایت کی ہے کہ ملزمان کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ اس واقعہ کو مذہبی دہشت گردی یا ذاتی عداوت کا نتیجہ قرار دینا فی الحال قبل از وقت ہے کیونکہ مکمل اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کے بعد ہی اصل صورت حال سامنے آسکتی ہے ڈیڑھ سال قبل یہاں ایک شخص قتل ہوا تھا اسے دہشت گردی کا نام دیا گیا تھا لیکن اطلاع کے مطابق بعد میں فریقین میں صلح ہو گئی ایک مہذب معاشرے میں ہر فرقہ اور عقیدہ کے حامل افراد کو جان و مال کا تحفظ فراہم کرنا حکومت کی اہم اور بنیادی ذمہ داری ہوتی ہے بدقسمتی سے ہمارے یہاں گزشتہ کئی سالوں سے دہشت گردی کا عمل جاری ہے جسے روکنے اور اس پر قابو پانے میں کوئی بھی حکومت مکمل طور پر کامیاب نہیں ہو سکی موجودہ حکومت میں بیٹھے ہوئے بعض وزیر اور مشیر بھی مذہبی دہشت گردی پر قابو پانے کے دعوے کرتے ہیں لیکن جلد ہی ان دعووں کا طلسم ٹوٹ جاتا ہے۔ موقع واردات سے ملزموں کا فرار پولیس کی ناکامی اور نااہلی پر دلالت کرتا ہے۔ اس سے جرائم پیشہ عناصر کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے گورنر پنجاب اور اعلیٰ پولیس حکام کا یہ فرض ہے کہ وہ اس واردات کا سراغ لگانے اور اس کی مکمل تحقیقات میں کوئی رکاوٹ حائل نہ ہونے دیں اور پولیس حکام اصل ملزموں تک پہنچنے کی ٹھوس کوشش کریں ایسے واقعات امن و امان میں خلل ڈالنے اور ملک کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کی سازش کے زمرے میں آتے ہیں۔

گھٹیالیاں میں عجیب سا سکوت اور خوف طاری تھا

پانچوں افراد کی لاشیں پوسٹ مارٹم کے بعد ورثا کے حوالے، ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک

دہشت گردی اتنے منظم طریقے سے کی گئی کہ پورا گاؤں دم بخود رہ گیا: عینی شاہدین

پولیس نے گاؤں میں کیمپ لگالیا، قادیانی قائدین بڑی تعداد میں گاؤں پہنچ رہے ہیں

نارنگ منڈی (این این آئی) قلعہ قالر والا کے گاؤں گھٹیالیاں میں قادیانیوں کی عبادت گاہ کے اندر دہشت گردی کا نشانہ بننے والے تمام افراد کی نعشیں پوسٹ مارٹم کے بعد ان کے ورثاء کے حوالے کر دی گئیں ہیں جنہیں ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مقامی اخباری نمائندوں کی ٹیم نے جب متاثرہ گاؤں کا دورہ کیا تو ہر آنکھ پرنم تھی علاقے میں ایک عجیب سا سکوت اور سنسنی کی فضا طاری تھی، زمین سہمی پڑی تھی بستی کا ہر گھر خوفزدہ اور پریشان تھا اور اپنی اپنی خیر منا رہا تھا۔ عینی شاہدوں نے بتایا کہ

باقی صفحہ 14 کالم 3 پر

بقیہ خوف طاری

نامعلوم دہشت گردوں نے اس قدر منظم طریقے سے دہشت گردی کی ہے کہ پورا گاؤں دم بخود رہ گیا حملہ آور سلیٹی رنگ کی کار میں آئے اور نارووال روڈ پر غائب ہو گئے۔ ایس ایس پی سیالکوٹ ڈی ایس پی سی آئی اے نے بھاری نفری کے ہمراہ وہاں کیمپ لگا لیا ہے۔ قادیانی قائدین بڑی تعداد میں گھٹیالیاں گاؤں پہنچ رہے ہیں اور پورے گاؤں میں سوگواری کی کیفیت طاری ہے۔



چوہدری اف



ری غلام محمد صاح

آبِ حیات

(گھٹیالیاں کے جاں نثاروں کی قربانی سے متاثر ہوکر)

گھٹیالیاں میں قربان جو ہوئے، ہے جذبہ ابن خلیل ان میں
گو مرنے کو تو مر وہ گئے پر ہستی کی ہے دلیل ان میں

جوں جوں یہ زمانہ گذرے گا تابندہ تر ہو جائیں گے
اِک طور سے آج بھی زندہ ہیں پھر زندہ تر ہو جائیں گے

رحمت کی بُوندا باندی ہو اِن مرنے والوں پر یارب !
ہاں نور فشانی ہر دم ہو اِن تیرے جیالوں پر یارب !

جو آبِ حیات ہیں پی بیٹھے تو مردہ میں ان کو کیسے کہوں!
جو مَسلے گئے گُل پھر کھلے، افسردہ میں ان کو کیسے کہوں

تاریخ گواہی دیتی ہے، مِٹ جاتے آخر جابر ہی
بالا سے دو بالا ہوتے ہیں اللہ کے بندے صابر ہی

نمازی جو دینِ حق کے ہوں بے تیغ و سپر بھی لڑتے ہیں
قدموں کے نشانوں سے اپنے وہ چاند ستارے جڑتے ہیں

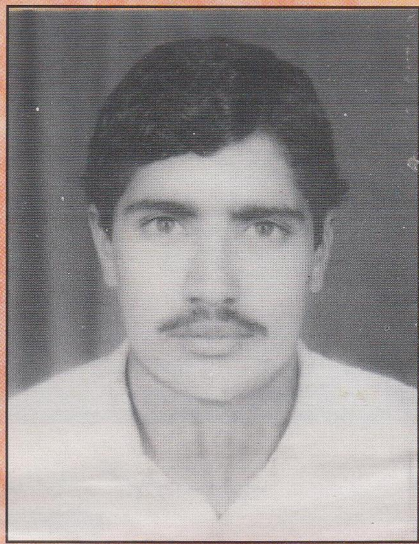
گھٹیالیاں کی بستی تجھ پر رحمت کی گھٹا برسے گی سدا
وہ رحمت جس کو دشمن کی پُر حِرص نگہ ترسے گی سدا

یہ دشمنِ ناداں سن لے گا آواز ضمیر اپنے کی کبھی
تعبیر یہ خود بن جائے گا، تعبیر مرے سپنے کی کبھی

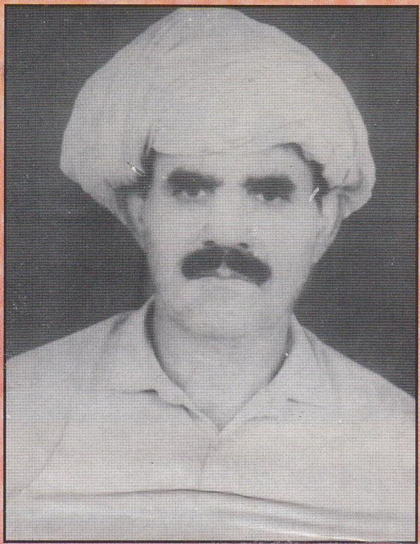
عبدالسلام اسلام

وَمِنْهُم مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ .... (القرآن الحکیم)

گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) میں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے جاں نثار



چوہدری افتخار احمد صاحب ولد چوہدری محمد صادق صاحب عمر ۳۵ سال



چوہدری عطاء اللہ صاحب ولد چوہدری مولا بخش صاحب عمر ۶۵ سال



چوہدری غلام محمد صاحب ولد چوہدری علی محمد صاحب عمر ۶۸ سال

تصویر نہیں مل سکی

چوہدری عباس علی صاحب ولد چوہدری فیض احمد صاحب عمر ۳۵ سال



شہزاد احمد صاحب (طالب علم فرسٹ ایئر) ولد محمد بشیر صاحب ۱۶ سال

Monthly Ansarullah

EDITOR : NASRULLAH KHAN NASIR

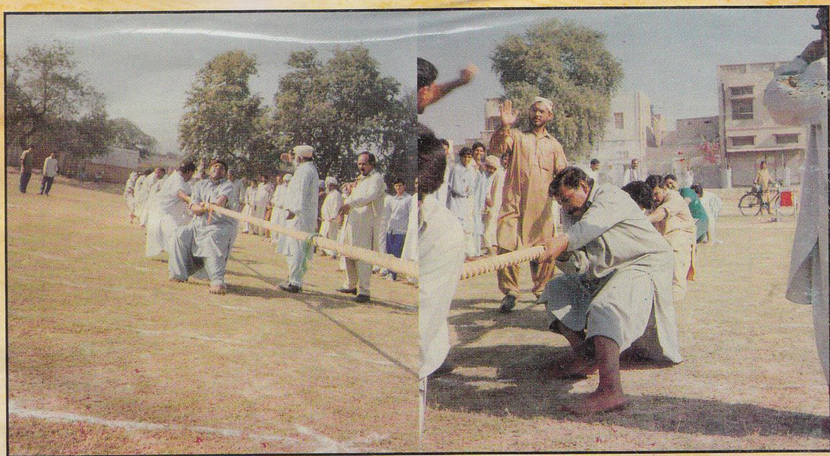
Regd. No . CPL - 92 DECEMBER 2000

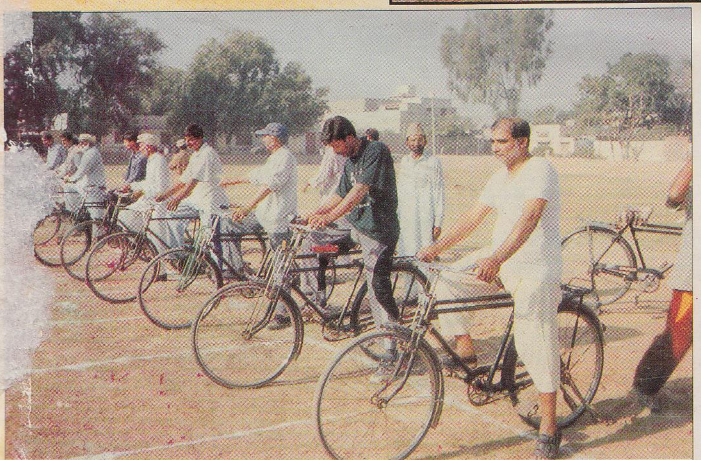
مجلس انصاراللہ ربوہ اور مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے مابین ورزشی مقابلہ جات



محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی انعامات تقسیم فرمارہے ہیں۔

مقابلہ رسہ کشی





مقابلہ SLOW سائیکلنگ

امام الکلام

''حقیقت میں احمدی بن جاؤ''

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''......اب وقت ہے کہ اپنی اخلاقی قوتوں کا حسن اور جمال دکھلاؤ۔ چاہئے کہ تم میں خدا کی مخلوق کیلئے عام ہمدردی ہو اور کوئی چھل اور دھوکا تمہاری طبیعت میں نہ ہو تم اسم احمد کے مظہر ہو۔ سو چاہئے کہ دن رات خدا کی حمد وثنا تمہارا کام ہو اور خادمانہ حالت جو حامد ہونے کیلئے لازم ہے اپنے اندر پیدا کرو اور تم کامل طور پر خدا کی کیونکر حمد کر سکتے ہو جب تک تم اس کو رب العالمین یعنی تمام دنیا کا پالنے والا نہ سمجھو اور تم کیونکر اس اقرار میں سچے ٹھہر سکتے ہو جب تک ایسا ہی اپنے تئیں بھی نہ بناؤ۔ کیونکہ اگر تو کسی نیک صفت کے ساتھ کسی کی تعریف کرتا ہے اور آپ اس صفت کے مخالف عقیدہ اور خُلق رکھتا ہے تو گویا تو اس شخص سے ٹھٹھا کرتا ہے کہ جو کچھ اپنے لئے پسند نہیں کرتا اس کے لئے روا رکھتا ہے۔ اور جب کہ تمہارا رب جس نے اپنی کلام کو رب العالمین سے شروع کیا ہے زمین کی تمام خوردنی و آشامیدنی اشیاء اور فضا کی تمام ہوا اور آسمانوں کے ستاروں اور اپنے سورج اور چاند سے تمام نیک و بد کو فائدہ پہنچاتا ہے تو تمہارا فرض ہونا چاہئے کہ یہی خلق تم میں بھی ہو ورنہ تم احمد اور حامد نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ احمد تو اس کو کہتے ہیں کہ خدا کی بہت تعریف کرنے والا ہو۔ اور جو شخص کسی کی بہت تعریف کرتا ہے وہ اپنے لئے وہی خلق پسند کرتا ہے جو اس میں ہیں اور چاہتا ہے کہ وہ خلق اس میں ہوں۔ پس تم کیونکر سچے احمد ہو یا حامد ٹھہر سکتے ہو جب کہ اس خلق کو اپنے لئے پسند نہیں کرتے۔ حقیقت میں احمدی بن جاؤ اور یقیناً سمجھو کہ خدا کی اصلی اخلاقی صفات چار ہی ہیں جو سورۃ فاتحہ میں مذکور ہیں۔ (۱) رب العالمین۔ سب کا پالنے والا (۲) رحمان۔ بغیر عوض کسی خدمت کے خود بخود رحمت کرنے والا۔ (۳) رحیم۔ کسی خدمت پر حق سے زیادہ انعام اکرام کرنے والا اور خدمت قبول کرنے والا اور ضائع نہ کرنے والا (۴) اپنے بندوں کی عدالت کرنے والا۔ سو احمد وہ ہے جو ان چاروں صفتوں کو ظلی طور پر اپنے اندر جمع کر لے......''

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۰۴، ۱۰۵ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۴۶۔۴۴۷)

کلام الامام

رمضان کے ایام اور قبولیت دعا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی.......... فرماتے ہیں:۔

"..........دعا کے لئے بھی وقت مقرر ہیں۔ ان وقتوں میں کی ہوئی دعا بھی بہت بڑے نتائج پیدا کرتی ہے۔ جیسے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اِتَّقُوْا دعوۃ الْمَظْلُومِ۔ مظلوم کی بددعا سے ڈرو کیونکہ جب وہ ہر طرف مصائب ہی مصائب دیکھتا اور خدا تعالیٰ کے سوا کوئی سہارا نہیں پاتا تو اس کی تمام تر توجہ خدا تعالیٰ کی طرف پھر جاتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے آگے گر پڑتا ہے اور اس وقت وہ جو بھی دعا کرتا ہے قبول ہو جاتی ہے کیونکہ دعا کے قبول ہونے کے سامانوں میں سے ایک اعلیٰ درجہ کا سامان یہ بھی ہے کہ انسان کی ساری توجہ ہر طرف سے ہٹ کر خدا تعالیٰ ہی کی طرف ہو جائے۔ چونکہ مظلوم کی یہی حالت ہوتی ہے اس لئے اس کیلئے بھی یہ ایک موقعہ پیدا ہو جاتا ہے۔

اسی طرح دعا کے قبول ہونے کے اوقات بھی ہیں لیکن وہ انسانی قلوب کی خاص حالتوں اور کیفیات سے تعلق رکھتے ہیں۔ جنہیں وہی انسان محسوس کر سکتا ہے جس پر وہ حالت وارد ہو۔ مگر دعا کی قبولیت کا ایک اور وقت بھی ہے جس کے معلوم کرنے کیلئے باریک قلبی کیفیات سے واقف ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی اور وہ وقت رمضان کا مہینہ ہے۔ یہ آیت (اِذَا سَأَلَکَ عِبَادِیْ...... ناقل) خدا تعالیٰ نے روزوں کے ساتھ بیان کی ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ اس کا روزوں سے بہت گہرا تعلق ہے۔ اور اس کے روزوں کے ساتھ بیان کرنے کی وجہ یہی ہے کہ جس طرح مظلوم کی ساری توجہ محدود ہو کر ایک ہی طرف یعنی خدا تعالیٰ کی طرف لگ جاتی ہے۔ اسی طرح ماہِ رمضان میں مسلمانوں کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف ہو جاتی ہے۔ اور قاعدہ ہے کہ جب کوئی پھیلی ہوئی چیز محدود ہو جائے تو اس کا زور بہت بڑھ جاتا ہے جیسے دریا کا پاٹ جہاں تنگ ہوتا ہے وہاں پانی کا بڑا زور ہوتا ہے۔ اسی طرح رمضان کے مہینہ میں وہ اسباب پیدا ہو جاتے ہیں جو دعا کی قبولیت کا باعث بن جاتے ہیں.......... پس رمضان کا مہینہ دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رکھتا ہے۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں دعا کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قَرِیْب کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اگر وہ قریب ہونے پر بھی نہ مل سکے تو کب مل سکے گا۔ جب بندہ اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیتا ہے اور اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اب وہ خدا تعالیٰ کا در چھوڑ کر اور کہیں نہیں جائے گا تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے اس پر کھل جاتے ہیں اور اِنِّیْ قَرِیْب کی آواز خود اس کے کانوں میں بھی آنے لگتی ہے جس کے معنے سوائے اس کے اور کیا ہو سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے۔ اور جب کوئی بندہ اس مقام پر پہنچ جائے تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس نے خدا کو پا لیا"۔ (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۴۰۷ تا ۴۰۹)

عربی منظوم کلام

○

اَنَحْنُ نَفِرُّ مِنَ الرَّسُوْلِ وَ دِیْنِہٖ وَیَبْدُوْ لَکُمْ اٰیَاتُنَا الْیَوْمَ اَوْ غَدَا

کیا ہم رسول ﷺ اور اس کے دین سے دور بھاگ سکتے ہیں جب کہ تمہارے لئے آج کل ہمارے نشاں ظاہر ہو جائیں گے

وَ وَاللّٰہِ لَوْ لَاحُبُّ وَجْہِ مُحَمَّدٍ لَمَا کَانَ لِیْ حَوْلٌ لِاَ مْدَحَ اَحْمَدَا

اور خدا کی قسم! اگر مجھے محمدؐ کے چہرے کی محبت نہ ہوتی تو مجھے کوئی طاقت نہ ہوتی کہ احمد کی مدح کر سکوں

وَ کَمْ مِّنْ مَّصَائِبَ لِلرَّسُوْلِ اَذُوْقُھَا وَ کَمْ مِّنْ تَکَالِیْفٍ سَئِمتُ تَوَدُّدَا

اور بہت سی مصیبتیں ہیں کہ رسول اللہ کی خاطر میں انہیں چکھ رہا ہوں اور بہت سی تکلیفیں ہیں جو میں نے محبت کی وجہ سے برداشت کی ہیں

وَ غَمٍّ یَّفُوْقُ ظَلَامَ لَیْلٍ مُظْلِمٍ وَ ھَوْلٍ کَلَیْلِ السَّلْخِ یُبْدِیْ تَھَدُّدَا

اور بہت سے غم ہیں جو تاریک رات کی ظلمت سے بھی زیادہ ہیں اور بہت سی دہشتیں ہیں جو سلخ کی رات کی طرح ڈراؤنی ہیں

وَضُرٍّ کَضَرْبِ الْفَاسِ اَصْلَتَ سَیْفَہٗ وَ خَوْفٍ کَاَصْوَاتِ الصَّرَاصِرِ قَدْ بَدَا

اور بہت سے دکھ ہیں جو کلہاڑی کی ضرب کی طرح ہیں اور انہوں نے اپنی تلوار سونت رکھی ہے اور آندھیوں کی آوازوں کی طرح بہت سے ڈر ہیں جو ظاہر ہوئے

فَاَسْئَمُ تِلْکَ الْمِحَنَ مِنْ ذَوْقِ مُھْجَتِیْ وَاَسْئَلُ رَبِّیْ اَنْ یَّزِیْدَ تَشَدُّدَا

یہ سب مصیبتیں میں اپنے ولی ذوق سے سہ رہا ہوں۔ اور میں اپنے رب سے طالب ہوں کہ وہ تشدد میں اور زیادتی کرے

وَ مَوْتِیْ بِسُبُلِ الْمُصْطَفٰی خَیْرُ مِیْتَۃٍ فَاِنْ فُزْتُھَا فَسَاُحْشَرَنْ بِالْمُقْتَدٰی

اور مصطفٰی کی راہ میں میری موت بہترین موت ہے۔ اگر میں اس (موت کے حاصل کرنے) میں کامیاب ہو جاؤں تو میں ضرور اپنے پیشوا کے ساتھ اٹھایا جاؤں گا

(کرامات الصادقین صفحہ ۵۳ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۹۵)

فارسی منظوم کلام

○

اے پے تحقیرِ من بستہ کمر نیستت جز ہجوِ من کار دگر

اے وہ جو میری ذلت کے درپے ہے اور سوائے میری برائی کرنیکے تجھے اور کوئی کام نہیں

روز و شب بد گفتنم کارِ تو شد لعنت و تحقیر کردارِ تو شد

دن رات تیرا کام مجھے برا کہنا ہے۔ لعنت اور تحقیر تیرا پیشہ ہو گیا ہے

لعنت آں باشد کہ از رحمٰن بود لعنتِ نا اہل و دوں آساں بود

لعنت تو وہ ہوتی ہے جو رحمان کی طرف سے ہو۔ نااہل اور ذلیل انسان کی لعنت کوئی حقیقت نہیں

گر سفیہے لعنتے بر ما کند او نہ برما خویش را رسوا کند

اگر کوئی احمق ہم پر لعنت کرے۔ وہ ہم پر نہیں پڑتی بلکہ وہ خود اپنے آپ کو بدنام کرتا ہے

ہر کہ مے وارد دلِ پرہیزگار چوں عجب دارو ز کارِ کردگار

جس شخص کا دل پرہیز گار ہے۔ وہ خدا کے کام پر کیوں تعجب کرے

آنکہ از یک قطرہ انسانے کند وز دو مشتِ تخم بستانے کند

وہ خدا جو ایک قطرہ سے انسان کو پیدا کر دیتا ہے اور دو مٹھی بیجوں سے ایک باغ بنا دیتا ہے

چوں منے را گر مسیحائے کند یا گدائے را شہنشاہے کند

اگر وہ مجھ جیسے کو مسیح بنا دیتا ہے یا ایک فقیر کو شہنشاہ کر دیتا ہے

نیست از فضل و عطائے او بعید کور باشد ہر کہ از انکار دید

تو اس کے فضل و کرم سے یہ بات بعید نہیں وہ اندھا ہے جس نے اس بات کو انکار کی نظر سے دیکھا

(تحفہ غزنویہ ۲۰ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۳۱)

۱۰۰ سو سال پہلے کا ایک تاریخی اشتہار

احمدی نام کی وجہ تسمیہ

(مرسلہ: مکرم محمد انور نسیم صاحب شعبہ تاریخ)

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے برصغیر میں ہونے والی ۱۹۰۱ء کی مردم شماری میں احمدی نام تجویز کرتے ہوئے ۴ نومبر ۱۹۰۰ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ اعلان فرمایا کہ

''اور وہ نام جو اس سلسلہ کے لئے موزوں ہے جس کو ہم اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے پسند کرتے ہیں۔ وہ نام (......) فرقہ احمدیہ ہے۔ اور جائز ہے۔ کہ اس کو احمدی (......) کے نام سے بھی پکاریں۔ یہی نام ہے۔ جس کے لئے ہم ادب سے اپنی معزز گورنمنٹ میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ اسی نام سے اپنے کاغذات اور مخاطبات میں اس فرقہ کو موسوم کرے۔ یعنی (......) فرقہ احمدیہ یہاں تک میرے علم میں ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ آج تک تیس ہزار کے قریب متفرق مقامات پنجاب اور ہندوستان کے لوگ اس فرقہ میں داخل ہو چکے ہیں اور جو لوگ ہر ایک قسم کے بدعات اور شرک سے بیزار ہیں۔ اور دل میں یہ فیصلہ بھی کر لیتے ہیں کہ اپنی گورنمنٹ سے منافقانہ زندگی بسر کرنا نہیں چاہتے۔ اور صلح کاری اور بردباری کی فطرت رکھتے ہیں۔ وہ لوگ بکثرت اس فرقہ میں داخل ہوتے جاتے ہیں اور عموماً عقلمندوں کی اس طرف ایک تیز حرکت ہو رہی ہے۔ اور یہ لوگ محض عوام میں سے نہیں ہیں۔ بلکہ بعض بڑے بڑے معزز خاندانوں میں سے ہیں۔ اور ہر ایک قسم کے تاجر اور ملازمت پیشہ اور تعلیم یافتہ اور علماء اسلام اور رؤسا اس فرقہ میں داخل ہیں۔ گو بہت کچھ عام مسلمانوں کی طرف سے یہ فرقہ ایذا بھی پا رہا ہے۔ لیکن چونکہ اہل عقل دیکھتے ہیں۔ کہ خدا سے پوری صفائی اور اس کی مخلوق سے پوری ہمدردی اور حکام کی اطاعت میں پوری طیاری کی تعلیم اسی فرقہ میں دی جاتی ہے۔ اس لئے وہ لوگ طبعاً اس فرقہ کی طرف مائل ہوتے جاتے ہیں۔ اور یہ خدا کا فضل ہے کہ بہت مخالفوں کی طرف سے کوششیں بھی ہوئیں۔ کہ اس فرقہ کو کسی طرح نابود کر دیں۔ مگر وہ سب کوششیں ضائع گئیں۔ کیونکہ جو کام خدا کے ہاتھ سے اور آسمان سے ہو۔ انسان اس کو ضائع نہیں کر سکتا۔ اور اس فرقہ کا نام (......) فرقہ احمدیہ اس لئے رکھا گیا۔ کہ ہمارے نبی ﷺ کے دو نام تھے۔ محمد ﷺ۔ دوسرا احمد ﷺ۔ اور اسم محمدؐ جلالی نام تھا۔ اور اس میں یہ مخفی پیشگوئی تھی۔ کہ آنحضرت ﷺ ان دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزا دیں گے۔ جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا۔ اور صدہا مسلمانوں کو قتل کیا۔ لیکن اسم احمدؐ جمالی نام تھا۔ جس سے یہ مطلب تھا۔ کہ آنحضرت ﷺ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلائیں گے۔ پس اسی وجہ سے مناسب معلوم ہوا۔ کہ اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جائے۔ تا اس نام کو سنتے ہی ہر ایک شخص سمجھ لے کہ یہ فرقہ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا۔

سوائے دوستوں آپ لوگوں کو یہ نام مبارک ہو.......... خدا اس نام میں برکت ڈالے۔ خدا ایسا کرے کہ تمام روئے زمین کے مسلمان اسی مبارک فرقہ میں داخل ہو جائیں۔ تا انسانی خونریزیوں کا زہر بکلّی ان کے دلوں سے نکل جائے۔ اور وہ خدا کے ہو جائیں اور خدا انکا ہو جائے۔ اے قادر و کریم تو ایسا ہی کر آمین۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العلمین مرزا غلام احمد از قادیان ۴ نومبر ۱۹۰۰ء

(تعداد ۲۸۰۰ ضیاء الاسلام پریس قادیان۔ یہ اشتہار بڑے سائز کے ۴ صفحہ پر ہے)